Regd No: P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۳-۵۰ روپے
ممالک غیر ۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۱۱ | ۲۳ ظہور ۱۳۴۱ ہش | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ | ۲۳ اگست ۱۹۶۲ء | نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

نخلہ ۱۷ اگست (بوقت دس بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی اطلاع حسب ذیل ہے:

کل صبح کے بعد ویسے تو حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی مگر شام کے وقت ٹانگ میں درد کی شکایت ہوئی رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ربوہ ۱۸ اگست حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی ٹانگ میں جوڑوں کا درد کچھ بڑھ گیا ہے اور نقرس کی درد بھی موجود ہے احباب حضرت ممدوح کی کامل شفایابی کیلئے دعا کرتے رہیں۔

لاہور ۱۷ اگست حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو پہلی نسبت تدریجاً افاقہ ہے نزلہ کی حالت بفضلہ تعالیٰ دور ہو گئی ہے اب کسی کسی وقت بات بھی کر لیتے ہیں۔ البتہ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

قادیان ۲۰ اگست محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال مورخہ ۱۶ اگست کو پاسپورٹ پر چند دنوں کیلئے پاکستان تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس

افریقہ میں اسلام کی پیش قدمی اور عیسائیت کی پسپائی کا

عیسائی لیڈروں کی طرف سے برملا اعتراف

احمدی مبلغین کی خدمات جلیلہ کا نتیجہ

از مکرم بشارت احمد صاحب بشیر انچارج سیرالیون مشن

براعظم افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان ایک آخری اور فیصلہ کن جنگ لڑی جا رہی ہے۔ اب جبکہ افریقن ممالک استعماریت کے پنجہ سے آزادی حاصل کر کے خود مختار مملکتیں بن چکی ہیں اس سیاسی تبدیلی کی بنا پر جو غیر متوقع طور پر ظہور پذیر ہوئی عیسائیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اس امر کا اعتراف چرچ کے لیڈر متعدد بار کر چکے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ایک عیسائی مقالہ نگار J. Samuel Sanders نے عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی پیش قدمی کا ذکر کرتے ہوئے ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۲ء کے ایشو میں رقمطراز ہے:-

"جمیل گرڈیز کا اسلام کے متعلق وہ بیان جو انہوں نے آج سے ۴۰ سال قبل دیا تھا وہ آج حقیقت بن چکا ہے کہ آنے والے دن اسلام عیسائیت کے لئے ایک زبردست چیلنج ثابت ہو رہا ہے"

اس کے بعد مقالہ نگار جمیل گرڈیز کا اصل حوالہ درج کرتا ہے کہ

"اسلام ہی صرف ایک بہت بڑا مذہب ہے جو عیسائیت کے بعد معرض وجود میں آیا یہی وہ ایک مذہب ہے جو مذہب کی صداقتوں کا کلی طور پر منکر ہے۔ یہی وہ ایک مذہب ہے جو الہامات کا مدعی ہے کہ وہ عیسائیت کی تکمیل، اصلاح یا منسوخ کرنے والا ہے جا سکے اساس کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جس نے ماضی میں عیسائیت کو شکست دی ہے ہاں یہی وہ ایک مذہب ہے جو دنیا کے بعض حصوں میں نہ صرف عیسائیت پر بازی لے جا رہا ہے بلکہ تثلیث آنے سے پہلے ہی مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے"

(ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون ۱۹۶۲ء)

براعظم افریقہ کے دور دراز علاقوں میں تبلیغ اسلام کے ذریعہ روحانی انقلاب پیدا کرنے والے جماعت احمدیہ کے ہی مبلغین ہیں جو کم و بیش گزشتہ نصف صدی سے عیسائیت کے خلاف برسر پیکار ہیں۔ جماعت کے مبلغین کی ان کی مسلسل جدوجہد اور بے لوث خدمات کی وجہ سے جو نمایاں کامیابی نصیب ہوئی ہے اسے دیکھ کر مسلمانوں کے بعض دوسرے فرقوں میں بھی اسلام کی تبلیغ کا جوش پیدا ہوا ہے وہ آئے اور ان علاقوں میں چند روزہ قیام کے بعد واپس اپنے وطنوں کو چلے گئے اور اپنے پیچھے جو انہوں نے ناخوشگوار اثر چھوڑا ہے۔ اس کی یاد یہاں کے مسلمانوں میں تا دیر قائم رہے گی۔ وہ آتے تھے افریقن مسلمانوں کو کلمہ پڑھانے جس کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ وہ پہلے ہی کلمہ گو تھے۔ ضرورت تھی تو اس بات کی کہ عیسائیت کے حملوں کا بزور دلائل سے مقابلہ کیا جائے۔ اس میدان میں وہ نابلد محض تھے۔ عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے انہیں ان ہتھیاروں کی ضرورت تھی جس سے احمدی مبلغین مسلح ہیں ان ہتھیاروں کا استعمال بالفاظ دیگر احمدیت ہی کی فتح تھی۔ اس لئے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یہاں کے افریقن باشندوں نے بھی عربیت کی عظمت کی وجہ سے مقام کے لئے اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانے کی غرض سے اسلامی ممالک خصوصاً جامع ازہر بھجوایا طالب علم تعلیم سے فراغت پانے کے بعد جب وہ اپنے وطنوں کو واپس لوٹے تو وہاں کے مقامی باشندوں کی حیرانگی کی حد نہ رہی۔ جبکہ جامع ازہر بھی ان کی تشنگی کو بجھا نہ سکا۔ چنانچہ مغربی افریقہ سے ایک دوست نے خط لکھا ہے جو مجلہ الازہر کے ایشو جنوری ۱۹۶۲ء میں "ماذا یراد بالاسلام فی افریقیا" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں:-

"ان کثیرا من ابناء جمہوریۃ "تشاد" الاسلامیۃ نزح الی البلاد المشرقیۃ لیتلقی العلوم الدینیۃ فی معاہدہا لاسیما الازہر الشریف ولکن ہؤلاء اذا ما عادوا الی وطنہم الامریکون معلومہم الشلل فہم لا یتمکنون من نشر الاسلام حتی فی مساقط رؤسہم ولا یلحقون بوظائف الدولۃ لانہم لم یتلقوا الثقافۃ (باقی صفحہ پر)

قادیان میں یوم آزادی کی تقریب!

قادیان ۲۵ اگست۔ آزادی ہند کی پندرھویں سالگرہ جہاں ملک کے طول و عرض میں بڑے اہتمام کے ساتھ منائی گئی وہاں قادیان میں بھی اس موقعہ پر ایک تقریب کو منایا گیا۔ احمدی دوستوں نے بھی باقاعدہ طور پر تقریب میں شمولیت کی یہ تقریب مقامی ہائی سکول گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ پونے بارہ بجے جناب پنڈت موہن لال جی ہوم منسٹر پنجاب نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اسی وقت قومی ترانہ بھی گایا گیا۔ مقامی پولیس کے کرمچاریوں اور این سی سی کے نوجوانوں نے جھنڈے کو سلامی دی۔ جھنڈا لہرانے سے قبل ہاکی اور کبڈی کے میچ ہوئے۔

پنڈت موہن لال جی نے اپنی تقریر میں آزادی سے متعلق ملکی ترقی اور سب جنتی کا ذکر کیا۔ اور آزادی کے تقاضوں کو پورا کرنے اور اس نعمت کو برقرار رکھنے کیلئے بھارت واسیوں کی ایکتا اور مل جل کر محنت کے ساتھ کام کرنے پر زور دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد زوردار بارش شروع ہو جانے کے باعث پروگرام سلسلہ ختم کرا دیا گیا۔ اس موقعہ پر بچوں میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

—— (نامہ نگار) ——

منیجر ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے احمدیہ آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۶۲ء

میلاد النبیؐ کے موقعہ پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

آپ نے دیکھا ہوگا کہ ادھر قمری سال کا تیسرا مہینہ ربیع الاول شروع ہوا ادھر ملک کے طول و عرض میں بسنے والے محبانِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیرتِ نبویؐ کے جلسے کرنے لگے۔ آج یہاں ہے تو کل وہاں۔ پرسوں کسی تیسرے مقام میں تو اترسوں چوتھے۔ اس طرح قریباً سارا مہینہ ہی تذکرہ نبویؐ کے پُرلطف موضوع میں گذرتا ہے ۔۔۔۔ لیکن چند ہی سال پیچھے مثلاً تقسیم سے قبل ان جلسوں کو ایسی کبھا کبھی دیکھنے میں نہ آتی تھی۔ بلکہ اس کی جگہ مقررہ تاریخ پر مولود شریف کی محافل منعقد ہوتیں جن کے ساتھ دلچسپی صرف معتقدین کو ہوتی تھی۔ ذرا اُس زمانہ کو تصور میں لایئے اور پھر غور کیجئے کہ مسلمانوں میں یہ بڑا ذہنی انقلاب کیونکر آگیا؟ سچ پوچھئے تو یہ بھی موجودہ زمانہ کے برحق امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ آپ کی بعثت کی تمام تر غرض:

احیاءِ دین اور اقامتِ شریعت

ہے۔ یہ غرض خدا تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت و تائید کے ذریعہ عجیب معجزانہ طریق پہ پوری ہو رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اندر ہی اندر قلوب کو مطلوبہ انقلاب کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ لوگوں کے خیالات میں ایک نمایاں تبدیلی آچکی ہے۔ بعض مستحکم بدعات جن پر سالہا سال سے امت کے افراد جمے ہوئے تھے اُن سے خود بخود دور ہوتے جاتے ہیں۔ اس بات کو چاہے کوئی مانے یا نہ مانے اصل یہی وجہ ہے کہ مامور من اللہ کی بعثت کے نتیجہ میں انوار الٰہیہ کا نزول اس سرزمین پر ہونے لگتا ہے۔ اور اس بندۂ خدا کے ذریعہ برپا کئے جانے والے انقلاب کے لئے رستہ ہموار ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ ذہنی تغیر بھی انقلاب زمانہ کے مامور کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہوتا ہے۔

اب ذرا انہی مولود شریف کی محافل پر غور کریں۔ آج سے بیس تیس سال قبل تک جو صورت تھی ان کو دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ ان میں بلا ایسا انقلاب آجائے گا کہ ایسی محافل کی مقررہ رسوم کو ترک کر کے بیشتر مقامات پر تذکرہ ۔۔۔ کے جلسے ہونے لگے!

ہم ہوا کیا ہے کہ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا

اکثر ذکرہٗ جسے کسی شے سے زیادہ محبت ہے وہ اس کا تذکرہ بھی زیادہ کرے گا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنے آقا و مطاع صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک والہانہ محبت تھی۔ اور غیر معمولی عشق تھا۔ آپ تذکرہ نبویؐ میں غیر معمولی لذت پاتے چنانچہ حضور خود ہی فرماتے ہیں:-

وذکر المصطفیٰ روح لقلبی
فصار لمہجتی مثل الطعام

کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بار بار یاد تو میرے دل کی روح ہے اور میری جان کے لئے بمنزلہ غذا کے ہو چکا ہے۔

آج سے قریباً ساٹھ سال قبل جب آپ سے اہلِ مولود شریف کی مجالس کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو اس کے جواب میں جو کچھ آپ نے فرمایا۔ وہ حضور ہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:-

"مولود کی محفلیں کرنے والوں میں آجکل دیکھا جاتا ہے کہ بہت سی بدعات ملا لی گئی ہیں۔ جس نے ایک جائز اور موجب رحمت فعل کو خراب کر دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ موجب رحمت ہے۔ مگر غیر مشروع امور و بدعات منشاء الٰہی کے خلاف ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس مسئلہ میں بھی افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے۔ بعض لوگ انہی وجوہات سے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہی حرام ہے۔ یہ ان کی حماقت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کو حرام کہنا بڑی بے باکی ہے ۔۔۔ ۔۔۔ ہاں جو لوگ ذکرِ مولود کرتے وقت کھڑے ہوتے ہیں۔ اور یہ خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آتے ہیں یہ ان کی جرأت ہے۔ ایسی مجلسیں جو کی جاتی ہیں ان میں بعض اوقات دیکھا جاتا ہے کہ کثرت سے ایسے لوگ شریک ہوتے ہیں جو تارکِ صلوٰۃ۔ سود خوار اور شرابی ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی مجلسوں سے کیا تعلق اور یہ لوگ محض ایک تماشا کے طور پر جمع ہو جاتے ہیں۔ پس اس قسم کے خیال بے ہودہ ہیں۔"

(بدر ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

یہ تو ہوا اُس زمانہ میں عامۃ المسلمین کا میلاد النبیؐ کے موقعہ پر افراط و تفریط کا عملی نمونہ جس میں غیر مشروع امور اور بدعات کا بڑا عمل دخل تھا۔ مگر حکم و عدل کی حیثیت سے جب ایک طرف آپ نے بدعات کے خلاف فتویٰ دیا تو دوسری طرف حضورؑ نے اسی سے احیاءِ دین اور اقامتِ شریعت کے عملی پہلو کو رواج دینے کی صورت پیش فرما دی اور فرمایا:-

"میرا اس میں یہ مذہب ہے کہ مصالح اعلاءِ کلمۃ اسلام و تذکرہ نبوی کی نیت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے جس میں سوانح مقدسہ نبویہ کا ذکر ہو اور نہایت خوبی اور فصاحت و بلاغت سے اس تقریر کو سنایا جائے کہ کیونکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور کس طرح بے سامانی کی حالت میں تمام قوموں کے جور و جفا اٹھا کر بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو گئے۔ اور کیسی خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کی تائید میں کیں اور آخر کس طور سے اس کو مشارق و مغارب میں پھیلا دیا۔ اور اس تقریر میں اور ہر ایک محل میں کچھ کچھ نظم بھی ہو۔ اور پُردرد اور مؤثر بیان ہو اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو۔ کوئی علّت اور بدعت درمیان نہ ہو تو ایسا جلسہ ناجائز نہیں بلکہ میری نظر میں موجب ثواب عظیم ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دوسرے لفظوں میں یہی جلسہ اظہار سوانح مجلس مولود ہے اسی جلسہ اظہار سوانح جس در حقیقت بڑے بڑے فوائد ہیں ان سوانح کے سننے سے مجالسِ رسول کا وقت خوش ہوگا اور ہر ایک مرد طالب جب ان سوانح کے ذریعے ہمت اور صدق اور استقامت کے کام سُنے گا تو اس کو بھی ہمت اور صدق اور استقامت کی طرف شوق بڑھے گا اور طلب زیادہ ہوگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ہاں اس جلسہ کو بدعات سے محفوظ رکھنا چاہیئے تا بجائے ثواب کے گناہ پیدا نہ ہو صرف سوانح نبویہ کا ذکر ہو اور درود شریف اور تسبیح ہو اگر کسی قسم کا شرک یا کسی قسم کی بدعت درمیان ہو تو یہ ہرگز جائز نہیں۔ لیکن جو میں نے ذکر کیا ہے وہ نہ صرف جائز بلکہ میری سمجھ میں ضروریات سے ہے۔"

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء)

ادھر آج سے بیس پچیس سال قبل تک ملک کے اندر فرقہ وارانہ آویزش کی جو صورت تھی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مسلمانوں کو اپنے دیگر ہم وطنوں سے جو شکایات تھیں ان میں مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارہ میں ان کی غیر محتاط تحریر و تقریر تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بارہ میں اصلاحی اقدام کی ذمہ داری بہت حد تک حکومت وقت پر عائد ہوتی تھی۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ بسا اوقات ایسی دلآزاری کی باتیں غیر شعوری طور پر محض عدم علم کے باعث غیر مسلم حضرات کی طرف سے ہو جاتیں اس صورت میں بڑی ذمہ داری خود مسلمانوں پر عائد ہوتی کہ اب تک اُنہوں نے کیوں نہیں اپنے ہم وطنوں کو حضرت بانیٔ اسلام کی شان اقدس کے بارہ میں کما حقہٗ واقفیت بہم پہنچائی اور یہ ناممکن ہے کہ کسی بلند شخصیت سے پورے طور پر آشنا ہو جانے کے بعد بھی دلآزاری کا طریق اسی شدت کے ساتھ قائم رہے۔

دیگر مسلمانوں کو اس امر کی اہمیت کا تو زیادہ احساس نہ ہوا۔ مگر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ایک لمبے انتظار کے بعد خدا کا نام لے کر اپنی جماعت میں ایک بابرکت تحریک کا آغاز فرمایا اور تاکیدی حکم کے ذریعہ ہندوستان کے طول و عرض میں تمام احمدیہ جماعت کی شاخوں میں ایک مقررہ دن پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے (باقی صفحہ ۔۔ پر ملاحظہ ہو)

قرآنی حقائق و معارف

بنی نوع انسان سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر محبت و شفقت

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

سورۃ الشعراء کی آیت لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین کی تفسیر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین اے محمد رسول اللہ یہ عظیم الشان کلام جو ہم نے تجھ پر نازل کیا ہے اسے لوگوں تک پہنچانے اور انہیں اس لازوال دولت سے متمتع کرنے کے لئے تیرے دل میں بنی نوع انسان کی ہدایت کی اتنی شدید تڑپ پائی جاتی ہے کہ شاید تو جلد ہی اپنے آپ کو اس غم میں ہلاک کر دے گا کہ کیوں یہ لوگ اس کتاب مبین پر ایمان نہیں لاتے جو ان کی دینی اور اخروی بہبودی کے لئے نازل کی گئی ہے اور جس میں ان کی تمام

روحانی اور جسمانی ترقیات

کے راز مضمر ہیں۔ بَاخِع کے معنے ہوتے ہیں کسی کا گلا اس طرح چھری سے کاٹنا کہ گردن کے پچھلے حصہ تک پہنچ جائے۔ یعنی ذبح کرنے میں مبالغہ اور سختی سے کام لیا۔

ان معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس آیت میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان سے اتنی شدید محبت تھی کہ وہ ان کے غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر رہے تھے اور آپ کے جذبات کی اس طرح عکاسی کی گئی ہے جس طرح سے جوش سے بھرا ہوا انسان آگے سے چھری پھیرنا شروع کرتا ہے اور گردن کے پچھلے حصہ تک کاٹتا چلا جاتا ہے۔ دنیا میں اب تک ہزاروں انبیاء گزر چکے ہیں۔ مگر بنی نوع انسان کی محبت کا یہ مقام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود جہاں ایک طرف عقل و خرد کی بہترین مثال ہے وہاں اس کے ذریعہ جذبات بھی نہایت پاکیزہ طور پر ظہور پذیر ہوا ہے اور یہ جذباتی تمثیل حقیقتاً اس نہایت لطیف شعر کا مصداق ہے کہ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

دنیا نے خالی عقل سے کبھی زندگی نہیں پائی۔ زندگی ہمیشہ عشق سے پائی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے فلاسفر اور منطقی گزرے ہیں۔ لیکن جو حکومت عشاق نے دلوں کے قلوب پر کی وہ فلاسفروں کو حاصل نہیں ہوئی۔ انبیاء میں حقیقی عشق کی جو مثالیں ہیں انہیں نظرانداز کر دو اور مجازی عشق پر نگاہ کر لو تو کتنے آدمی ہیں جو ارسطو یا افلاطون کی باتوں کو جانتے ہیں یا ان کا نام بھی جانتے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو مجنوں اور لیلیٰ کو جانتے ہیں۔ اور کتنے ہیں جو ان کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کوئی شہر یا قصبہ ایسا نہ ہو گا جہاں شاعر نہ ہوں اور یہ سب شاعر کون ہیں۔ لیلیٰ اور مجنوں کے شاگرد۔ اور ان میں سے ان شاعروں کو الگ کر کے جن کو خدا نے اپنے قرآن کریم میں مستثنیٰ کر دیا ہے اور جو دین کی خدمت یا خدا تعالیٰ کو یاد کرنے کے لئے شعر کہتے ہیں۔ باقی تمام ہی جو ہیں لیلیٰ و مجنوں کی نقل کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ وہ لیلیٰ اور مجنوں نہیں ہو سکتے لیکن تم جس وقت ان کا کلام سنو گے تو ایسا معلوم ہو گا۔ گویا انہوں نے کبھی کھانا کھایا ہی نہیں۔ کبھی تکیہ سے سر نہیں اٹھایا کہ ساری رات ان کی آنکھیں نہ کھلی رہی ہوں۔ اور ان کی آنکھیں کبھی خشک نہیں ہوئیں۔ گویا دل ان کے جسم میں ہے ہی نہیں۔ وہ تو کبھی کا کچھ خون بن کر اور کچھ پانی بن کر بہہ چکا ہے۔ اور وہ جیتا جاگتا وجود جو تمہارے سامنے بیٹھا ہو گا۔ کئی دفعہ مرا اور دفن ہو چکا۔ اور اس کے معشوق نے آکر اس کی قبر کو ٹھکرا دیا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ لیلیٰ اور مجنوں کو بھی عشق میں پیچھے چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو جتنے دلوں پر عشق نے قبضہ کیا ہے۔ عقل نے نہیں کیا۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف عقل کے میدان میں ہی اپنی برتری ثابت نہیں کی بلکہ جذبات کے میدان میں بھی وہ سب عاشقوں سے آگے نکل گئے ہیں۔ حتی کہ کوئی بھی عاشق ہو۔ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے عشق کو جانے دو کیونکہ وہ تو ہم لوگوں کی رسائی سے بالا ہے۔ انسانی عشق کو لے لو مجنوں کیا تھا ایک عورت کا عاشق تھا اس کا عشق خود غرضی تھا۔ وہ اس سے متمتع ہونا چاہتا تھا۔ اس کے حسن سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ مگر اس کے مقابلہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق جو دنیا سے تھا۔ وہ کسی فائدہ کی غرض سے نہ تھا۔ تمتع کے خیال سے نہ تھا۔ اور پھر وہ ایک دو سے نہیں دوستوں اور پیار والوں سے نہیں۔ دشمنوں سے نہیں بلکہ سب سے تھا۔ اور دشمنوں سے اور بھی زیادہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم) شاید تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ ان خوبصورتوں کے لئے نہیں جنہوں نے ابوبکرؓ و عمرؓ کی طرح ایمان لا کر اپنے چہروں کو منور کر لیا تھا بلکہ ان بدصورت اور بھیانک شکل کے لوگوں کے لئے جنہیں دیکھ کر گھن آتی تھی جسے دیکھ کر ہر انسانی شخص کو گھن آ سکتی تھی جیسے عتبہ، شیبہ اور ابوجہل وغیرہ تو ان کے عشق میں مرا جاتا تھا کہ کیوں ان کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ مجنوں کا عشق اس کے مقابلہ میں کیا ہے۔ اس نے اس سے محبت کی جس کی شکل اسے پسند تھی لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق ان لوگوں سے بھی تھا۔ جن کی روحانی شکل آپ کو ناپسند تھی۔ پھر آپ کا عشق کسی ایک سے نہیں ساری دنیا سے وابستہ تھا۔ صرف اس زمانہ کے لوگوں سے ہی نہیں تھا۔ بلکہ آئندہ زمانوں سے بھی۔ جیسا کہ فرمایا:-

وآخرین منھم لما یلحقوا بھم (جمعہ آیت ۴)

یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صرف اپنے زمانہ کے لوگوں کو ہی فائدہ پہنچانا نہیں چاہتا بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی جو ابھی پیدا نہیں ہوئے اپنے دامن فیض کو وسیع کرنا چاہتا ہے۔ پس غور کرو جذباتی دنیا میں اس کا وجود کتنا عظیم الشان ہے۔ اس کے عشق کی انتہا ہی نہیں۔ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ سلگاتا ہے۔ پھر اس سے انسانوں کی طرف پرواز کرتا ہے اور ان کی روح خدا کے آستانہ پر گر جاتی ہے اور اس کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت سے [illegible] لیتی ہے۔ گویا محمدؐ کی محبت کو کھینچتا ہے اور پھر دنیا میں آتی ہے۔ اور جس طرح مشرق سے آفتاب کی شعاعیں روئے زمین پر پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کی محبت بھی پھیلتی ہے۔ مشرق و مغرب۔ گورے اور کالے۔ خوبصورت اور بدصورت سب کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔ پھر وہ مکان کی حدبندیوں کو توڑتی ہوئی نکل جاتی ہے۔ اور صدیوں کے بعد صدیاں گزر جاتی ہیں۔ اور وہ محبت ختم نہیں ہوتی اور نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کی صف لپیٹ دے اور بنی نوع انسان کو دنیا سے اٹھا لے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت [illegible]

وہ آپ کی روح اور جسم کا ایک حصہ تھی جس کا پتہ اس سے لگتا ہے کہ عین آپ کی وفات کا وقت تھا تو آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے کہ لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد (مسلم جلد اول کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ) یعنی خدا تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا گویا آپ کے دل میں تڑپ تھی کہ یہود و نصاریٰ کیوں اپنے لئے جہنم خرید رہے ہیں اور پھر اپنے ماننے والوں کو تنبیہ کی کہ وہ ایسا نہ کریں۔ گویا سکرات موت کے وقت بھی آپ کے اندر مسلمانوں اور کفار دونوں کی محبت کا جلوہ تھا۔ ایک طرف یہود اور نصاریٰ کو شرک سے بچانے کا درد تھا دوسری طرف یہ درد تھا کہ یہی غلطی میرے ماننے والے بھی نہ کریں۔ پس آپ کی ساری زندگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ بنی نوع انسان کے ہر طبقہ کے لئے ہمدردی رکھتے تھے

احادیث میں آتا ہے کہ پہلے زمانوں میں خدا تعالیٰ کا دین قبول کرنے والوں کے سروں پر آرہ رکھ کر انہیں چیر دیا جاتا تھا اور وہ اُف تک نہیں کرتے تھے لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک سال نہیں دو سال نہیں تین سال نہیں دس سال نہیں متواتر وفات تک آرے چلتے رہے۔ اور آپ نے اُف تک نہ کی یہاں تک کہ زمین و آسمان کے خدا کو کہنا پڑا کہ تو تو اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر رہا ہے کہ یہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح نے آکر صلیب پر چڑھ کر سب گنہگاروں کا کفارہ ادا کر دیا تھا۔ مگر مسیح کو تو ساری عمر میں صرف ایک دفعہ یہ موقعہ پیش آیا۔ لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں لوگوں کے لئے صلیب پر چڑھتے رہے اور آپ نے ان کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں موتیں قبول کیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ الفاظ جو اس جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال ہوئے ہیں نہ موسیٰ کے متعلق استعمال ہوئے ہیں نہ داؤد اور سلیمان کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں نہ عیسیٰ کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال کئے گئے ہیں۔ کیونکہ دنیا کی اصلاح اور ان کی ہدایت کا جو غم آپ کو تھا وہ دنیا میں کسی اور نبی کو نہیں تھا چنانچہ جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ دعویٰ ایک حقیقت بن کر نظر آتا ہے اور ہمیں قدم قدم پر ایسے واقعات دکھائی دیتے ہیں جو آپ کی اس عظیم الشان محبت اور شفقت کا ثبوت ہیں جو آپ کو بنی نوع انسان سے تھی۔ چنانچہ آپ کو خدائے واحد کا پیغام پہنچانے کے لئے سالہا سال تک

ایسی تکالیف میں سے گذرنا پڑا کہ جن کی کوئی حد نہیں ایک دفعہ خانہ کعبہ میں کفار نے آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر اتنا گھونٹا کہ آپ کی آنکھیں سُرخ ہو کر باہر نکل پڑیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے سنا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس تکلیف کی حالت میں دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپؓ نے ان کفار کو ہٹاتے ہوئے کہا خدا کا خوف کرو کیا تم ایک شخص پر اس لئے ظلم کر رہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ خدا میرا رب ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جو آپ کی قوم کا نہ تھا۔ ایسے وقت میں آیا جب آپ زخموں سے چور چور تھے اور خون سے لت پت ہو رہے تھے دشمن کے آگے آگے بھاگے چلے آ رہے تھے۔ اور ایک ایسی جگہ پر آیا جو آپ کے دشمن کی تھی اور ذرا سی تبلیغ کرنے سے بھی ایک بڑی آفت آ سکتی تھی۔ وہ آتا ہے اور خود بھی نہیں کہتا کہ مجھے تبلیغ کرو۔ مگر اسے دیکھتے ہی آپ تبلیغ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے لئے عرب اور غیر عرب برابر تھے۔ آپ کے دکھ اور آپ کی تکالیف صرف عرب قوم کے لئے ہی نہیں تھیں بلکہ کالے گورے عربی مصری ہندوستانی سب کے لئے تھیں۔ اور آپ اپنی ایک ایک حرکت میں اس بات کا احساس رکھتے تھے کہ لوگوں کو ہدایت میسّر آ جائے اور وہ خدائے واحد کے آستانہ کی طرف لوٹ آئیں۔ آپ کا یہ سفر جو آپ کی قربانی اور ایثار کا ایک زندہ نمونہ ہے۔ سرولیم میور کو بھی متاثر کئے بغیر نہ رہ سکا اور اسے اپنی "لائف آف محمدؐ" میں یہ الفاظ لکھنے پر مجبور ہونا پڑا کہ:۔

"محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے طائف کے سفر میں ایک سچا عزم پایا جاتا ہے۔ اکیلا آدمی جس کی اپنی قوم نے اس کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور اسے دھتکار دیا۔ خدا کے نام پر بہادری کے ساتھ نبیوں کے یونس نبی کی طرح ایک بت پرست شہر کو توبہ کا اور خدائی مشن کی دعوت دینے کے لئے نکلا۔ یہ امر اس کے اس ایمان پر کہ وہ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کی طرف سے سمجھتا تھا۔ ایک بہت بڑی روشنی ڈالتا ہے"

(تفسیر کبیر جلد نہم حصہ دوم)

خطبہ جمعہ

اسلام کو عزت اور تقویت صرف روحانیت اور محبت الٰہی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

جھوٹ ظلم اور بدظنی سے بچو اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ہمیشہ اپنے سامنے رکھو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۶؍جولائی ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

شریعتاً تو یہ جائز تھا کہ آج صرف عید کی نماز ادا کی جاتی اور جمعہ کی نماز چھوڑ دی جاتی کیونکہ جب

عید اور جمعہ دونوں اکٹھے ہو جائیں

تو یہ جائز ہوتا ہے کہ جمعہ کی بجائے صرف عید کی نماز ادا کر لی جائے۔ مگر عید اپنی ذات میں بڑا مقدس دن ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اولیاء اور علماء امت نے جمعہ کو عیدین پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ عیدین کا ذکر احادیث میں آتا ہے۔ لیکن جمعہ کے متعلق قرآن کریم میں احکام دیئے گئے ہیں بلکہ اسے فرض قرار دیا گیا ہے اور اس نام کی ایک سورۃ اتاری گئی ہے اس لئے افضل یہی ہے کہ جمعہ کو حسب قاعدہ ادا کیا جائے۔ لیکن لازمی طور پر جب یہ دونوں تقاریب اکٹھی ہو جائیں تو خطبہ اختصار کے ساتھ پڑھا جائے گا تا سننے والوں پر زیادہ بوجھ نہ پڑے۔

میں نے خطبہ عید میں بیان کیا تھا کہ عیدیں جہاں ہمارے لئے خوشی کا پیغام لاتی ہیں وہ ہمارے زخموں کو بھی ہرا کر دیتی ہیں یہ ہمیں اسلام کے وہ شاندار ایام یاد دلاتی ہیں جب وہ ساری دنیا پر غالب تھا جب ایک اکیلا مسلمان دنیا کی حکومتوں اور اس کی سیاسیات پر بھاری تھا جب کسی مسلمان کو چھیڑنا یا دق کرنا خواہ وہ دنیا کے ایک دور کنارے پر ہو ایسا ہی تھا جیسے ایک نہتا انسان شیر کی کچھار میں منہ ڈال دے لیکن آج

مسلمان کی عزت اور اس کا ناموس

ایک فٹ بال کی طرح سے ہو جاتا ہے اسے ٹھڈے مار دیتا ہے اور جہاں چاہے اسے پھینک دیتا ہے بدقسمتی سے نادان نے اس کا یہ علاج سمجھ رکھا ہے کہ وہ سیاسی طور پر منظم ہو جائیں اور وہ یہ عظیم الشان نکتہ بھول گئے ہیں کہ اسلام کی عزت اور تقویت سیاسی تنظیم سے نہیں بلکہ روحانیت اور محبت الٰہی سے ملی تھی جس نسخہ کو وہ ایک دفعہ آزما چکا تھا اس کا کام تھا کہ وہ دوبارہ اسی کو آزماتا لیکن وہ سارے نسخے استعمال کرتا ہے اور [illegible] نسخہ استعمال نہیں کرتا

جس کو وہ پہلے آزما چکا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک جاہل سے جاہل عورت۔ ایک جاہل سے جاہل زمیندار جس کو نہ طب سے کوئی واسطہ ہوتا ہے اور نہ ڈاکٹری کا علم ہوتا ہے اس کو کبھی کھانسی ہوئی ہوتی ہے اور کسی واقف یا حکیم کا کوئی نسخہ اس نے استعمال کیا ہوتا ہے جس سے اسے آرام آ گیا۔ اس کو کبھی بخار آ جاتا ہے یا دست آنے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ کسی کا بتایا ہوا نسخہ استعمال کرتا ہے اور وہ اسے فائدہ دے دیتا ہے تو جب وہ کوئی ویسا ہی مریض دیکھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک

بڑا ماہر طبیب اور قابل ڈاکٹر

سمجھ کر سامنے ویسا ہی شکل بنا کر سر ہلاتا ہے اور کہتا ہے مجھ سے پوچھو اسے سوڑیاں ملٹھی اور بنفشہ ابال کر پلاؤ یا مرائیتہ کا پانی ابال کر رکھ لو۔ اور اسے تھوڑا تھوڑا پلا دیا کرو پہلے نسخہ سے کھانسی دور ہو جائے گی۔ اور دوسرے نسخہ سے بخار اترتا جائے گا۔ اسی طرح خواہ ایک ماہر طبیب علاج کر رہا ہو ایک بڑھیا کہے گی میری مانو اسے فلاں چیز دو۔ اسے فوراً آرام آ جائے گا۔ اس میں راز صرف یہی ہوتا ہے کہ دس بارہ سال پہلے اس نے وہ نسخہ استعمال کیا تھا اور اسے آرام آ گیا تھا وہ اپنے تجربہ کی بناء پر جب کوئی ویسا ہی مریض دیکھتی ہے تو وہ نسخہ سے کر بیٹھ جاتی ہے اور کہتی ہے یہ ڈاکٹر جاہل ہیں۔ یہ طبیب فضول ہیں۔ انہیں کیا آتا ہے تم میری سنو اور اسے سوڑیاں ملٹھی اور بنفشہ ابال کر دو اسے آرام آ جائے گا۔ وہ بڑھیا اپنے ایک دفعہ کے آزمائے ہوئے نسخہ کو جو ایک حقیر آزمائش ہوتی ہے اور ایک فرد کی آزمائش ہوتی ہے اور پھر وہ ایک ایسے امر کے متعلق ہوتی ہے جس پر اتفاقی طور پر بھی مریض کثرت سے اچھے ہوتے ہیں اتنی اہمیت دے دیتی ہے۔ اطباء کا خیال ہے کہ ۷۰ فی صدی امراض خود بخود ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ اور ۳۰ فیصدی امراض ایسی ہوتی ہیں جو علاج کی محتاج ہوتی ہیں مگر وہ

بڑھیا ان سب اتفاقات کو بھول جاتی ہے۔ پھر وہاں تو یہ سوال بھی ہوگا کہ دونوں مریضوں کی شکل ایک جیسی ہے کوائف اور حالات ایک جیسے ہوں مگر یہاں تو مشکل بھی ایک ہے۔ جس قوم کے ساتھ تمہارا معاملہ ہے اس کی بیماری۔ اس کے کوائف اور حالات وہی ہیں جن سے تمہارا واسطہ پڑ چکا ہے۔ ساری کی ساری باتیں وہی ہیں۔ لیکن ایک مسلمان نہیں آزماتا تو وہی نسخہ کو نہیں آزماتا جس سے اُسے ایک دفعہ پہلے شفا ہو چکی ہے۔ پھر دوسروں کا کیا رونا ہے۔ تمہاری اپنی بھی یہی حالت ہے تم میں اور دوسرے مسلمانوں میں یہ فرق ہے کہ تم میں خدا تعالےٰ کا ایک مامور آیا ہے جس نے تمہیں تمہاری غلطیوں پر ہوشیار کیا ہے۔ لیکن دوسروں کے مصائب برداشت کرنے کا کیا فائدہ جبکہ تم اس مقصد کو پورا نہیں کرتے جس کے لئے تم اس دنیا میں پیدا کئے گئے ہو تم نے اقرار کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے لیکن کہاں ہے وہ دین جس کو دنیا پر مقدم رکھتے ہو

ہو اور کہاں ہے وہ دنیا جس کو تم دین سے پیچھے کرتے ہو تم میں سے بعض کی دنیا دین سے آگے نظر آتی ہے جب تک تم اس روح کو کچل نہیں ڈالتے جب تک تم اس چیز کو اتار نہیں پھینکتے جب تک تم وہی نسخہ استعمال نہیں کرتے جو تم پہلے آزما چکے ہو تم یہ امید نہیں کر سکتے کہ خدا تعالےٰ تم پر اپنا وہ خاص فضل نازل کرے گا جس کا قرآن کریم نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے۔ جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا ہے تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو میں یہ نہیں کہتا کہ دنیا کمانا چھوڑ دو۔ صحابہ بھی دنیا کے کام کرتے تھے۔ لیکن وہ دنیا کو دین کے مقابلہ پر ذلیل کر کے دیکھتے تھے اور جہاں وہ دنیا کو دین پر مقدم دیکھتے تھے اسے چھوڑ دیتے تھے اور دین کو اس پر ترجیح دیتے تھے مثلاً دنیا کہتی ہے کہ تم تھوڑا سا جھوٹ بول لو تو کام تمہارا بن جائے گا۔ لیکن دین کہتا ہے کہ جس کام کا زیادہ کرنا گناہ ہے اس کا تھوڑا کرنا بھی گناہ ہے۔

کیا یہ درست ہے

کراجر انگل کے ساتھ پیمانہ لگا کر کھاؤ تو وہ گند نہیں یا یہ کہ تم پاٹ بھر کر پیشاب پی لو تو وہ گند ہے۔ لیکن ایک گھونٹ پیشاب پی لو تو وہ گند نہیں۔ تم جھوٹ خواہ پہاڑ کے برابر بولو یا چیونٹی کے پاؤں کے برابر وہ گند کا گند ہے۔ وہ تمہارے ایمان کو ضائع کر دے گا۔ ظلم خواہ پہاڑ کے برابر ہو یا سرخ چیونٹی کے پاؤں یا اس کی موکھ کے برابر ہو۔ وہ ظلم ہے اور ظلم ایک گند ہے۔ کسی کی بدگوئی کرنا، بدظنی کرنا۔ فتنہ پردازی بلا اپنے حق پر اتنا اصرار کرنا جس سے قوم میں فتنہ پیدا ہو یہ بھی گناہ ہے۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں نے میرے اتنے روپے دینے تھے اس لئے میں نے ایسا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کہے گا کہ تم نے دو پیسے کی خاطر قوم کا بیڑا غرق کر دیا جاؤ جہنم میں۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ میرا حق تھا ایسا کرنا۔ خدا تعالیٰ کہے گا۔ تم نے اپنے حق کو اس فتنہ کے مقابلہ میں رکھ کر دیکھ لیا ہوتا تو تم اس پر اتنا اصرار نہ کرتے گویا ظلم تو الگ رہا اپنے حق پر اتنا اصرار کرنا جو فتنہ کا موجب ہو وہ بھی برائی ہے۔ جب تک تم اس ذہنیت کو بدلتے نہیں تنظیم قائم نہیں ہو سکتی۔

وفات

قادیان ۱۹ر اگست۔ آج ایک بجے رات مکرم جمیل احمد صاحب امروہی جانبسر قادیان کی بیٹی کنیزہ خاتون ایک عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گیارہ بجے حضرت امیر صاحب مقامی مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے مہمان خانہ میں درویشان کی خاص تعداد کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی۔ اس وقت ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئیں۔ قبر کی تیاری پر حضرت حاجی محمد دین صاحب تہالوی (صحابی) نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی روح کو تسکین بخشے۔ اور اپنے قرب میں جنت میں درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

کرشن ثانی کی کرشن اول سے مماثلت

از مکرم سید شجاعت علی صاحب مابیۃ رتن پربھاکر قادیان

مضمون کے پہلے حصہ میں اس امر کا ذکر ہو چکا کہ حضرت شری کرشن جی مہاراج نے جراسندھ جیسے مطلق العنان جابر کے چنگل سے کئی راجے مہاراجاؤں کو آزاد کر کے ان کے جان و مال کی حفاظت کی۔ نیکیوں میں بے زبان حیوانوں کی قربانی پر پابندی لگا کر ملک کی عظیم دولت کو بچا لینے کا کام سرانجام دیا۔ بالکل اسی طرح کرشن ثانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کی برکت سے نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے متعدد ممالک نے آزادی کی نعمت حاصل کی۔ آپ کے بیان فرمودہ اصولوں کے تحت ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے تقریباً تمام ممالک آزاد ہو گئے ہیں۔ اور لاکھوں با زبان حیوان ناطق اسیر جنکو ما تہنا جائداد اور مال غنیمت سمجھ کر بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا جا رہا تھا۔ خدا کے فضل سے رستگار ہو چکے ہیں۔ آپ نے لاکھوں انبیاء کی عزت قائم کر کے عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا۔ اگر شری کرشن جی کے زمانہ میں گایوں بیلوں اور دوسرے چوپایوں کو یگیوں میں ذبح کیا جاتا تھا تو آج کرشن ثانی کے زمانہ میں معصوم عالی مرتبہ انبیاء پر جلسوں۔ منڈپوں اور تحریرات میں زبان درازی اور قلم کی تیز چھریوں سے وار کئے جاتے تھے۔ اسی طرح اس زمانہ میں لاکھوں پاک ذی شان عالی مرتبہ انبیاء کی شان کو ہی نہیں ذبح کیا جا رہا تھا بلکہ اس کے نتیجہ میں مذہبی دنیا ایک بڑے جنون کا شکار ہو چکی تھی اور آئے دن (کئی معصوم جانیں) فرقہ وارانہ فسادات کی نذر ہو رہی تھیں۔ معصوم جانیں گاجر مولی کی طرح کاٹی جا رہی تھیں۔ کرشن اول کی طرح حضرت کرشن ثانی علیہ السلام نے جلسوں۔ منڈپوں میں خود پہنچ کر یا اپنے مضامین پڑھوا کر نیز اپنی عظیم الشان تصنیفات کے ذریعہ نہ صرف معصوم انبیاء پر ہو رہے واروں اور حملوں کو روکا تھا۔ ان کی شان کو بھی دنیا پر دوبارہ قائم کیا۔ آپ کے ذریعہ جاری کردہ یہ نیک کام اب تک برابر جاری ہے۔ جماعت احمدیہ نصف صدی سے باقاعدہ ہر سال یوم پیشوایان مذاہب مناتی آ رہی ہے۔ جس میں ایک ہی اسٹیج سے دنیا کے تمام بانیان مذاہب کی پاک سیرتیں بیان کی جاتی ہیں۔ جس کے ذریعہ ایک طرف تمام انبیاء کی عزت لوگوں کے دلوں میں پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے تو دوسری طرف مختلف قوموں کی باہمی اخوت اور پریم اور رواداری کے جذبات ابھرنے لگے ہیں۔ اور بانیٔ احمدیت کرشن ثانی کے رودر گوپال ہونے کی یہ ایک زبردست دلیل ہے۔

شری کرشن جی مہاراج نے اپنی بعثت کی تین اغراض بتائی ہیں:-

اوّل۔ نیک لوگوں کی حفاظت۔

دوم گنہگاروں کی سرکوبی۔ سوم دھرم کا قیام۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کرشن ثانی نے بھی نیکوں کی حفاظت گنہگاروں کی سرکوبی اور دھرم کا قیام کیا جس سے آپ کی اسی کے قریب تصنیفات بھری پڑی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت شری کرشن جی مہاراج کی طرح ظاہری رنگ میں بھی گاؤ کی حفاظت کا ایک عمدہ تجویز اہل دہلی کے سامنے پیش کی۔ جسے آپ نے اپنے لیکچر پیغام صلح میں نہایت مؤثر الفاظ میں بیان کیا۔ اس طرح آپ ظاہری لحاظ سے بھی گوپال کہلانے کے مستحق ہیں۔

—— (۲) ——

سب جانتے ہیں کہ شری کرشن جی کے زمانہ میں عناصر پرستی کا دور دورہ تھا۔ اور عجیب بات ہے کہ کرشن ثانی کے دور میں بھی ویسے ہی حالات پیدا ہو گئے۔ ایک طرف مغربی اقوام کا ساری دنیا پر تسلط ہو گیا جن کی روحانی آنکھ بے نور ہے۔ اور ان کے نزدیک مادیت ہی سب کچھ ہے۔ اور دوسری طرف ہندوستان میں بھی عناصر اور مادہ پرستی کی کئی تحریکیں وجود میں آئیں۔ ان تحریکوں نے پتھروں کے بتوں کی جگہ عناصر کو خدا کا شریک ٹھہرایا اور اعلان کیا کہ یہ خدا کی مخلوق نہیں۔ حضرت کرشن ثانی نے اس خطرناک شرک اور عناصر پرستی کے خلاف اسی طرح فتویٰ دیا جس طرح وہ اپدیش حضرت کرشن جی مہاراج نے دیا تھا۔ جس کا ذکر ہم شروع مضمون میں کر چکے ہیں۔

تناسخ کا غلط مسئلہ بھی شری کرشن جی کے زمانہ میں زوروں پر تھا۔ اس کے خلاف بھی آپ نے آواز بلند کی۔ چنانچہ شاستروں میں آتا ہے کہ جب شری کرشن جی نے ارجن کو مرا ہوا دیکھا تو ارجن کا پنر جنم مانا۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شری کرشن جی مہاراج تناسخ کے اس مسئلہ کو نہیں مانتے تھے جس کو آج آریہ سماج یا اس کے دوسرے حامیان پیش کرتے ہیں۔ اس زمانہ کے کرشن اوتار ثانی نے بھی دنیا کے سامنے اس غلط مسئلہ کی تردید کرتے ہوئے پنر جنم کی حقیقت کا اعلان فرمایا کہ آدمی جس وقت تک اس دنیا میں سفلی عادات کو ترک کر کے اپنی روح کو پاک اور صاف نہیں کرتا اور جوں کا توں گناہوں اور پاپوں میں ملوث رہتا ہے اس وقت تک گویا وہ ٹوپا بیل وغیرہ کی سی رذیل زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے۔ ایسی ہزاروں حالتیں انسان پر اس زندگی میں وارد ہوتی رہتی ہیں جنکو گیانی لوگ جنم کے نام سے پکارتے ہیں۔ کیونکہ جو حالت انسان کی زندگی میں پہلی حالت کے بعد آتی ہے وہ پنر جنم کے مانند ہے۔ ایسے ہی جب انسان سادھو مہاتماؤں کی صحبت میں اختیار کرتا ہے تو وہ اعلیٰ جون حاصل کرتا ہے اور جب وہ بری صحبت اختیار کرتا ہے اور برے اعمال بجا لاتا ہے تو اس کی حالت بھی ایسی ہی ادنیٰ پہنچتی ہے۔ حضرت شری کرشن جی مہاراج بس اسی قسم کے پنر جنم کے قائل تھے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ ایسے ہی حضرت کرشن ثانی علیہ السلام نے تناسخ کے غلط مسئلہ کی بیخ کنی کر کے روحانی قسم کے پنر جنم کا اعلان فرمایا۔ اور اس کارنامہ کے ذریعہ بھی آپ دنیا کے پردے پر نشکلنک اوتار بنکر ظاہر ہوئے۔

—— (۳) ——

تیسری عظیم الشان مماثلت حضرت کرشن ثانی کی کرشن اول سے ایک عظیم الشان جانشین فرزند کی بشارت کے متعلق ہے۔ حضرت شری کرشن جی مہاراج نے اپنے جانشین کے لئے ۱۲ سال تک ہمالیہ کی ترائی میں چلہ کشی کی۔ جس کے نتیجہ میں پردیومن نام کا حسین و جمیل فرزند خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطا کیا گیا تھا۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ حضرت کرشن ثانی علیہ السلام کی ذات میں یہ مماثلت نہایت صراحت کے ساتھ ظاہری اور معنوی دو طرح سے پائی جاتی ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود کرشن ثانی علیہ السلام سے اپنے اور بیگانوں نے ... قوم نے آپ کی صداقت کی دلیل میں کوئی عظیم الشان

معجزہ اور نشان طلب کیا۔ آپؑ نے خدا کے حضور دعا کی تو ارشاد ہوا کہ تیری عقدہ کشائی ہوشیارپور (جالبہ کی ترائی) میں ہوگی۔ چنانچہ آپؑ حضرت کرشن جی جاراج کی طرح جالبہ کی ترائی ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ وہاں آپؑ نے چالیس روز تک چلہ کیا اور گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی تضرعات کو سنا اور قبولیت کے بارہ میں آپ کو بذریعہ الہام اطلاع بھی دی۔ چنانچہ یہ الہامی پیشگوئی ایک اشتہار کے ذریعہ بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء دنیا میں شائع کردی گئی۔ اس الہام الٰہی میں پردیومن ثانی کی پیدائش کی بشارت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس پردیومن ثانی میں پہلے پردیومن کی نسبت کئی گنا اوصاف حمیدہ ہوں گے۔ استداد زمانہ کے باعث حضرت شری کرشن جی کے فرزند ارجمند پردیومن کی زندگی کے اصل حالات بالتفصیل تو نہیں مل سکتے۔ البتہ مشہور روایات اور قصہ کہانیوں میں حقیقت کے کچھ آثار ضرور نظر آتے ہیں ان میں دو واضح مماثلت ہیں۔ جو ان موعود بیٹوں میں پائی جاتی ہیں۔

اوّل۔ دونوں کا حسین وجمیل ہونا

دوم۔ دونوں پر قاتلانہ حملہ ہونا

پردیومن کے حسن وجمال کے متعلق مشہور ہے کہ "کام دیوتا" (خوبصورتی کا دیوتا) کی ۹/۱۰ خوبصورتی اکیلے پردیومن کو ملی تھی۔ باقی ۱/۱۰ ساری دنیا کو تقسیم کر دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندی اور سنسکرت لٹریچر میں خوبصورتی کے بیان میں تشبیہ کے لئے ہمیشہ پردیومن کو استعمال کیا جاتا ہے "پردیومن کا اوتار" محاورہ اعلیٰ قسم کی خوبصورتی کے لئے کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے قاتلانہ حملہ کے متعلق بھاگوت پران میں لکھا ہے کہ پردیومن پر "شک" قوم کے منتری "دِیوَمان" نے پردیومن کی چھاتی پر گدا ہتھیار سے قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ جس سے پردیومن کی چھاتی کی ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ مگر اتنے شدید زخموں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انہیں پھر زندگی بخشی اور حملہ کے بعد بھی پردیومن نے لمبی عمر پائی۔

اسی پہلو سے کرشن ثانی علیہ السلام کے موعود بیٹے کی زندگی میں بھی یہ دو باتیں بڑی ہی نمایاں ہیں۔

چنانچہ جہاں تک حسین وجمیل ہونے کا تعلق ہے پیشگوئی کے الفاظ "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا" "خوبصورت پاک لڑکا" اور "وجیہہ" اور حضرت مصلح موعود کا وجود آفتاب آمد دلیل آفتاب کا رنگ رکھتے ہیں۔ اسی طرح الہام الٰہی میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ "وہ لمبی عمر پائیگا" اس فقرہ کے اندر ایک پیشگوئی کی گئی ہے کہ دشمن اس پردیومن ثانی کی زندگی کو وقت سے پہلے ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے خاص فضل سے لمبی عمر بخشے گا۔ چنانچہ وہ بیٹا ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا اور یہی موعود لڑکا پردیومن ثانی ہے جو ۱۹۱۴ء میں کرشن ثانی کا دوسرا جانشین اور خلیفہ بنا۔ اسی موعود پردیومن ثانی کے حسن اور سندرتا اور کارناموں کے متعلق خود حضرت کرشن ثانی علیہ السلام نے یوسف سے تشبیہ دی ہے۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا ہے

آرہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ میں کرتا ہوں اس کا انتظار

حسن یوسف اردو اور فارسی ادب میں مشہور ہے۔ اس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ عیاں را چہ بیاں رہی قاتلانہ حملہ کی بات۔ سو ۱۹۵۴ء میں وہ بھی پوری ہوگئی۔ ۱۰ مارچ ۱۹۵۴ء کو آپ پر تیز چاقو سے دشمن نے ایسا بھرپور وار کیا کہ چاقو کی نوک شہ رگ تک پہنچ گئی۔ مگر بفضل الٰہی شہ رگ بال بال بچ گئی۔ اتنے شدید اور خطرناک قسم کے حملہ کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کے مقدس سایہ کو ہم سب کے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔

اس طرح کرشن ثانی ؑ کی مماثلت کرشن اوّل سے مبشر اولاد کی صورت میں بھی واضح ہو کر متلاشیان حق کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی ہے۔ مبارک ہے وہ جو ان باتوں کو تدبر کی نگاہ سے دیکھتا اور اپنی عملی زندگی میں تبدیلی کرنے کی فکر کرتا ہے ٭

اظہار تشکر و اعلان دعا

عزیز سید انور احمد ابن حضرت سید وزارت حسین صاحب نے ایف۔ اے کے امتحان میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے اس موقعہ پر آپ نے مبلغ ۱۰۰ روپیہ چندہ وقف جدید اور ۱۰۰ روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے آئندہ ترقیات کا موجب بنائے۔ نیز عزیز موصوف کچھ بیمار بھی رہتے ہیں ان کی صحت و سلامتی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ والسلام

خاکسار عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مظفرپور

افریقہ میں اسلام کی پیشقدمی اور عیسائیت کی پسپائی

(بقیہ صفحہ اول)

الاوربية وهي شرطفين يريدان يلتحق بوظيفة وهم اذا ذالك امامان يعودد من حيث اتوا ايستطيعوا سرا حملى حيث هم مهاجرين غربا واماان يكسن حوا في الارض ان كان في اعناقهم اسرابة حتم عليهم ان يعولوها

ترجمہ:۔ جمہوریہ چاڈ (CHAD) جو ایک اسلامی مملکت ہے وہاں سے بکثرت طلباء علوم دینیہ کے حصول کی غرض سے مشرقی ممالک کی دینی درسگاہوں خصوصاً ازہر شریف میں جاتے ہیں۔ حصول تعلیم کے بعد جب وہ اپنے مادر وطن کو واپس لوٹتے ہیں تو ان کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ گلیوں میں ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ کیونکہ جن علاقوں میں وہ پیدا ہوئے تھے۔ ان میں بھی اسلام کی تبلیغ کا فریضہ ادا نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی حکومت میں ان کو کوئی ملازمت مل سکتی ہے۔ کیونکہ ملازمت کے لئے مغربی تعلیم کا جاننا ضروری ہے جس سے وہ کلیتاً عاری ہوتے ہیں۔ اب ان کے لئے سوائے اس بات کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ جہاں سے آئے تھے وہیں لوٹ جائیں۔ تاکہ وہ اپنی زندگی کے بقیہ مراحل مہاجر و مسافر بن کر طے کریں۔ یا پھر محنت مشقت کے کام کر کے اپنے اہل وعیال کا پیٹ پالیں۔

جمہوریہ چاڈ نے اگست ۱۹۶۰ء میں فرانس سے آزادی حاصل کی۔ یہ ایک چھوٹی سی اسلامی حکومت ہے جس کی آبادی ۳۵ لاکھ کے قریب ہے جس میں سے ۹۰ فیصدی آبادی مسلمان ہے۔ اور بقیہ آبادی مسیحی اور بت پرست اقوام پر مشتمل ہے۔ خاکسار کو پہلی بار ۱۹۲۶ء میں اس کے موجودہ دار الحکومت فورٹ لامی میں دس روز قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ اس وقت فرانسیسی حکومت تھی۔ فرانس نے اپنے ۵۵ سالہ عہد اقتدار میں مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے اور مسیحیت کو فروغ دینے کے لئے جو کوششیں کیں وہ تاریخ کا ایک سیاہ ورق ہے۔ عربی جو مسلمانوں کی دینی زبان تھی۔ درسگاہوں میں اس کی تعلیم ممنوع قرار دی گئی۔ عربی اخبارات جن کی تعداد کم وبیش ۱۵۰ تھی۔ پانچ سال کے عرصہ میں بند کر دیئے گئے۔ عربی کی جگہ فرانسیسی زبان کو فروغ دیا جانے لگا۔ ۱۹۲۶ء میں فرانسیسی حکومت نے مسلمانوں کو دینی کالج جاری کرنے کی اجازت دی۔ جو ۱۹۵۲ء میں واپس لے لی گئی۔ اور کالج بند کر دیا گیا۔

یہ دینی کالج چار سال بند رہنے کے بعد اب دوبارہ جاری کر دیا گیا ہے۔ جو قدیم عباسی وادی کا دار الحکومت ہے اور دوسری "شکین" میں اور تیسری "فورٹ لامی" میں۔ باوجود اس کے کہ اس ملک نے فرانس کی استعماریت سے آزادی حاصل کر لی ہے۔ اور اس کی ۹۰ فیصدی آبادی . . .

. . . .

مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ لیکن گورنر جنرل ایک عیسائی ہے۔ مسلمانوں سے ٹیکس وصول کر کے اس کا نصف بھی قلیل حصہ ائمہ مساجد پر خرچ کیا جاتا ہے . . .

. . . .

اور باقی عیسائی گرجوں کو بطور امداد دیا جاتا ہے۔ نیز قارئین یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ محکمہ اسلامیات کا ڈائرکٹر قانوناً عیسائی ہوگا یا پھر یہودی۔

مغربی افریقہ کے سابق فرانسیسی مقبوضات میں کافی جد وجہد کے بعد ٹوگو اور آئیوری کوسٹ میں تبلیغی مرکز قائم کرنے کی اجازت ملی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تھوڑے سے ہی عرصہ میں متعدد سعید روحیں اسلام اور احمدیت کی نعمت سے متمتع ہوئی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ علاقے جلد ہی غلامانِ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی غلامی کا جوا اپنی گردنوں میں ڈالنے پر فخر محسوس کریں گے۔

(الفضل ۲۴ ؍ ۸ ؍ ۶۳ء)

اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مسمیٰ عبد القادر صاحب پسر مکرم سبیدار صاحب ساکن مشہور گنج اپنی اہلیہ کے جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ لہذا ان کا اب ہماری جماعت سے کوئی تعلق نہیں احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ
صدر انجمن احمدیہ قادیان

کلکتہ میں ممالک غیر سے مہمانوں کی آمد

ماہ جون سنہ ۱۹۶۲ء کے اواخر میں بیرونی ممالک سے دو معزز جاپان مسٹر یوجو تقوبی (بشیر حسین) (ڈنمارک) اور محمد ادیس (جاپان) تشریف لائے۔ مکرم جناب مولانا بشیر احمد صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے مہمانوں کی رہائش کا خاص انتظام فرمایا۔ اور ان کے دوران قیام میں ممکن سہولتیں بہم پہنچائیں۔ یکم جولائی کو صبح ۸ بجے مسجد احمدیہ میں خدام الاحمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور معزز مہمانوں کو موقعہ دیا گیا کہ وہ اپنے اپنے ملک کے حالات ربوہ و قادیان کے تاثرات بیان کریں۔ مکرم الحاج مولوی محمد سلیم صاحب فاضل و سابق مبلغ بلاد عربیہ (ربوہ) نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔

مسٹر یوجو تقوبی بشیر حسین نے ڈنمارک کے اقتصادی، جغرافیائی حالات بیان کئے۔ آپ نے قبول احمدیت سے متعلق واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یورپ میں اسلام و احمدیت کے پھیلنے کی کافی گنجائش ہے۔ اور اگر تبلیغ کو تیز تر کر دیا جائے تو بہت جلد یورپ تا عظم اسلام کے نور سے منور ہو سکتا ہے۔ آپ کو اس بات کا بے حد افسوس تھا کہ ربوہ پہنچ کر آپ نے دنیا کے سب سے بڑے انسان کو بیمار پایا۔

خاکسار نے بحکم صدر ان کی تقریر کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں محمد ادیس صاحب (جاپان) نے اپنے ملک جاپان کے حالات سنائے۔ اور اپنی سیاحت کی غرض بتائی۔ اس تقریر کا ترجمہ بھی خاکسار نے اردو میں پیش کیا۔ صاحب صدر نے اختتام جلسہ پر دعا کرائی۔ خدام کی طرف سے تمام دوستوں کے لئے ناشتہ کا انتظام تھا۔

مکرم جناب محمد صدیق صاحب بانی، افضال احمد صاحب (گلوب) شفیع احمد صاحب مالاباری اور منظور احمد صاحب بانی شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان حضرات نے مہمانوں کی تواضع میں کافی حصہ لیا۔

خاکسار محمد نور عالم احمدی (بیگوسرائی) کلکتہ

خدام الاحمدیہ کے انتخابات اور مبلغین

جملہ مبلغین کرام اپنے اپنے حلقہ کی تمام جماعتوں میں مجالس خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لاکر قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب کر کے رپورٹ دفتر مرکزیہ میں بھجوائیں۔ تاکہ آن کی منظوری کے ساتھ مجالس میں بیداری پیدا ہو سکے۔ قبل ازیں منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی دو قسطیں اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں صرف چند ہ مجالس کے قائدین کی منظوری دی گئی ہے۔ اور بقیہ تمام مجالس کے انتخاب تا حال نہیں ہوئے۔ اس لئے مبلغین کرام کو خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تصحیح

اخبار "بدر" قادیان ۹ اگست سنہ ۱۹۶۲ء صفحہ ۱ پر منظوری قائدین مجالس خدام الاحمدیہ "بھارت" شائع ہوئی ہے۔ مگر اس میں سہو کتابت سے مشورت کے عبد القادر صاحب راکھر کی منظوری قائد شائع ہوئی ہے۔ جو غلط ہے۔

لہذا مشورت کے قائد عبد الخالق صاحب راکھر ہیں۔ اسی طرح پینگاڑی کے قائد ابراہیم کٹی صاحب ہیں۔ اور محبہ رک کے مبلغ قمر الدین صاحب قائد ہیں۔ ہرسہ مجالس اس غلطی کی تصحیح فرمائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ
مرکزیہ قادیان

"جو پہلے کے نشانات کو دیکھ کر بڑی ہی روحانی لذت محسوس ہوتی ہے۔ ان ثابت شدہ حقائق پر غور کر کے ہر متلاشی حق اسبات کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ بنی اسلام کا میلاد اور تجویز کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو دعویٰ پیش کیا خدا تعالیٰ نے کس طرح حالات کو سچا ثابت کر کے دکھا دیا ہے۔
فهل من مدكر!"

قادیان میں ایک نکاح اور شادی کی تقریب

قادیان ۱۳ اگست۔ آج بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے عزیز نور احمد ناصر ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب معاون ناظر دعوت و تبلیغ قادیان کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ مریم صدیقہ بنت لیاقت حسین صاحب مرحوم خانپور ملکی (بہار) سے مسجد مبارک میں پڑھا۔

خطبہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے یتیم کی پرورش کی اعلیٰ نیکی اور اس بارہ میں اسلامی تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا۔ اور بتایا کہ سنہ ۱۹۴۶ء میں لڑکی کے والد فرقہ وارانہ فسادات میں شہید ہوئے تو سنہ ۱۹۵۰ء میں مرحوم کے چار بچے قادیان لائے گئے۔ جن میں سے تین چھوٹے بچوں کی پرورش کا تین درویشان نے ذمہ لیا۔ چنانچہ عزیزہ مریم صدیقہ کی پرورش مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے کی اور اچھا نمونہ دکھایا۔ حتیٰ کہ قرآنی تعلیم کے مطابق قابل شادی ہو جانے پر اب موصوف نے اپنے لڑکے کے ساتھ بچی کا رشتہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

شادی اور ولیمہ اسی روز بعد نماز عصر عزیزہ مریم صدیقہ کا رخصتانہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب والے مکان پر جہاں آجکل مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب رہائش پذیر ہیں) عمل میں آیا۔ اس تقریب میں حضرت امیر صاحب مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے علاوہ بہت سے مقامی احباب نے شرکت کی اور دعا فرمائی۔ ادھر محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی بچی کی رخصتی کے وقت مولوی صاحب کے ہاں تشریف لائیں۔ اور تین گھنٹہ کے قریب تشریف فرما رہ کر اپنی نگرانی میں بچی کو تیار کیا۔ اور بہت دلچسپی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔

اگلے روز مورخہ ۱۴ اگست بعد نماز مغرب مکرم مولوی صاحب نے اپنے لڑکے کے ولیمہ کی دعوت دی جس میں پچاس کے قریب مقامی احباب و مستورات مدعو تھے۔ جن میں صدر انجمن احمدیہ کے ممبران اور بعض صحابہ کرام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

میلاد النبی کے موقعہ پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے

(بقیہ صفحہ ۲)

جلسے منعقد کرنے کی تلقین فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ ایسے جلسوں میں خاص کوشش کے ساتھ تعلیم یافتہ غیر مسلم شرفاء کو شرکت کے لئے دعوت دی جائے۔ چنانچہ حضور کی یہ سکیم بڑی کامیاب ہوئی۔ چونکہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی یہ آواز دل کی گہرائیوں سے نکلی تھی اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوبے ہوئے جذبہ کے ماتحت یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کو غیر معمولی طور پر مقبول بنانے کے غیبی سامان کر دیئے۔ پہلے پہل تو ایسے جلسے سال میں مقررہ تاریخ پر صرف جماعت احمدیہ کی طرف سے منعقد کئے جاتے رہے۔ اور ہمارے دیگر مسلمان بھائی حسب سابق مولود شریف کی محافل منعقد کرتے رہے تا آنکہ ملک تقسیم ہو گیا۔ اور برصغیر، ہندوستان میں بعض جانے کے باوجود مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے سرزمین ہند سے جانا پسند نہ کیا۔ اور حسب سابق اس کو اپنا وطن بنائے رکھنے پر ترجیح دی۔

بدلے ہوئے حالات میں مسلمانوں نے محسوس کیا کہ انہیں اپنے غیر مسلم ہم وطنوں کے ساتھ رہنا ہے۔ یہ ان کی اپنی فروگذاشت ہے کہ قریب ترین رہنے والے غیر مسلم بھائی آنحضرت صلعم کی شان عالی سے ناواقف ہیں اور بعض علماء کے باعث ان کی تحریر و تقریر سے مسلم، قوماری کا پہلو نکلے اور اپنے ہم وطنوں کو حضور کی اصل شان سے باخبر کرنے کے لئے جلسہ ہائے سیرت ایک مجرب نسخہ ہے۔ چنانچہ حالات کی نزاکت اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک کے طول و عرض میں منعقد کئے جانے والے سیرت النبیؐ کے کامیاب جلسوں نے مسلمانوں کی توجہ کو اس طرف پھیر دیا کہ وہ مولود شریف کی محافل کو جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل دے دیں۔ چنانچہ اب صورت حال یہ ہے کہ ادھر ربیع الاول کا مہینہ شروع ہوا اور ادھر جگہ جگہ سیرت مقدسہ کے جلسوں کا کبھی نہ بھولنے والا منظر عام ہو جاتا ہے۔

حضور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آج سے ساٹھ سال قبل کا پیش کردہ یہ ایک بار پھر پڑھئے اور دیکھئے کہ مولود شریف کی جلسوں کے بارہ میں حضور کی خواہش، عاجزانہ کر بارگاہ رب العزت میں کیسے قبول ہوئی کہ آج ربیع الاول کے مہینہ میں سیرت مقدسہ کے اکثر تذکرے اور جگہ جگہ بابرکت جلسوں کے انعقاد کی کارگزاری اور

صدقات کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ایک خاص پیغام

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک پیغام میں جماعت کے دوستوں کو صدقات کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ اور ردِّ بلاء جماعتی مشکلات کے ازالہ کے لئے صدقات کو سب سے بڑا ذریعہ قرار دیا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا رستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی مشکلیں دور ہوں اسی میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندہ کی عقل نہیں پہنچتی اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا جو صدقہ دیا کرو۔ کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔ صدقہ کا لفظ بھی بتاتا ہے کہ تعلق باللہ سچا ہے۔ پس تعلق باللہ کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جو کام آپ نہیں کر سکتے وہ خدا کر دے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ اس کی اہمیت کو پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کرے۔ اس کے لئے کسی خاص مقدار میں مال کی شرط نہیں بلکہ ہر شخص اپنی استطاعت اور حالات کے مطابق کچھ نہ کچھ صدقہ نکال سکتا ہے۔ لہٰذا جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ وہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں کم از کم مہینے میں ایک بار باقاعدگی سے ضرور صدقہ دیا کرے۔ اور ہر وہ شخص جو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ایسا کرے گا یقیناً خدا تعالیٰ سے دوہرے اجر کا مستحق ہوگا ایک صدقہ دینے کا دوسرے خلیفہ وقت کے ارشاد کی تعمیل کا۔ دوست یہ بھی یاد رکھیں کہ صدقہ کی جملہ رقوم قادیان میں بھجوائی جانی چاہئیں تاکہ مرکزی نظام کے تحت مستحقین پر خرچ کی جا سکیں۔ امید ہے کہ جملہ امراء، صدر صاحبان، عہدیداران مال اور مبلغین کرام اپنی اپنی جماعتوں میں حضور کا یہ پیغام دوستوں کو بار بار سنا کر صدقہ کی تحریک میں باقاعدگی کا اہتمام کریں گے اور نئے شروع ہونے والے سال میں جماعت کی غیر معمولی ترقیات کے لئے خاص طور پر صدقات اور مسلسل دعاؤں پر زور دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

۶۱-۱۹۶۰ء اور ۶۲-۱۹۶۱ء میں ادا ہونے والی

حصہ جائیداد کی رقوم

بعض موصی احباب نے اپنی حصہ جائیداد کی رقوم کلی یا جزوی طور پر مندرجہ بالا دونوں سالوں میں ادا فرمائی ہیں۔ ان کی ایک فہرست انشاء اللہ [illegible] ۱۹۶۲ء کے آخر میں شکریہ کے ساتھ بدر میں شائع کی جائے گی۔ اور اس کی نقل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی بھجوائی جائے گی۔ جو احباب ۱۵ر نومبر تک اپنا حصہ جائیداد کلی طور پر یا جزوی طور پر ادا فرمائیں گے ان کے نام اس فہرست میں آ جائیں گے۔

یوں تو ہر موصی کے لئے حصہ جائیداد کی رقم اپنی وصیت کے مطابق ادا کرنا ایک فرض ہے۔ لیکن ان ایام میں جب کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اپنا بجٹ پورا کرنے کے لئے کافی پریشانی کا سامنا ہے۔ اگر موصی احباب اس طرف توجہ فرمائیں تو ایک طرف ان کا فرض بھی ادا ہو جائیگا اور دوسری طرف ایک رنگ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی امداد بھی ہو جائے گی۔ جسے اس وقت روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ حصہ جائیداد یکمشت ہی ادا ہو۔ بلکہ قسط وار بھی ادائیگی کی جا سکتی ہے یعنی اگر سو روپیہ حصہ جائیداد واجب ہو تو وہ چار پانچ یا آٹھ دس قسطوں میں بھی ادا ہو سکتا ہے موصی صاحبان اپنا اپنا حصہ جائیداد ادا کر کے بہت بڑا ثواب حاصل فرمائیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی جلسہ سے قبل ہونی ضروری ہے

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ احمدیت کے قیام کی اغراض کو پورا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے اس مقدس اجتماع کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی یہ چندہ جاری ہے جس کی شرح ہر احمدی دوست کی سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ حصہ یا ایک ماہ کی اوسط آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ بطور لازمی چندہ کے مقرر ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس چندہ کی ادائیگی کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:-

"چندہ جلسہ سالانہ شروع مالی سال میں ہی ادا کرنا چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ کیلئے اجناس و دیگر سامان بروقت خرید لیا جاسکے۔"

اگر احباب جماعت حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال کے ابتداء میں چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں تو جلسہ کی ضروریات کی اشیاء بروقت اکٹھی اور سستی خریدی جا سکتی ہیں اور اخراجات میں کفایت اور انتظام میں سہولت پیدا ہو سکتی ہے جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب قریباً ساڑھے تین ماہ باقی ہیں۔ لیکن اکثر جماعتوں کی طرف سے اس مد میں چندہ جات کی آمد کی رفتار تا حال بہت سست اور غیر تسلی بخش ہوئی ہے اور گذشتہ سالوں کا تجربہ بتاتا ہے کہ جو احباب سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ابتدائی مہینوں میں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جلسہ سالانہ سے قبل اس کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ ان کے ذمہ مالی سال کے آخر تک چندہ بقایا رہتا ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ جملہ احباب جماعت اور عہدیداران چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری طور پر متوجہ ہوں تاکہ جلسہ سے قبل ہر جماعت کی سو فیصدی وصولی چندہ ممکن ہو سکے۔

مبلغین صاحبان کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس چندہ کی بروقت ادائیگی پر زور دیں اور کوشش فرمائیں کہ جماعت کے ہر فرد کے چندوں کی وصولی جلد سے جلد ہو کر رقم جلسہ سے قبل مرکز میں پہنچ جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احباب کو فرض شناسی کی توفیق بخشے اور ہم سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

چندہ شرط اوّل و اعلان وصیت

بعض احباب کی طرف سے وصیت فارم پُر ہو کر آتے ہیں۔ لیکن چندہ شرط اول اور اعلان وصیت کی رقم ساتھ نہیں آتی۔ جس کی وجہ سے وصایا کی جلد اشاعت اور منظوری نہیں ہو سکتی اور خط و کتابت میں بھی وقت ضائع ہوتا ہے جملہ عہدیداران جماعتہائے کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر وصیت کے ساتھ ہی موصیوں سے رقم وصول فرما کر بھجوا دیا کریں۔

شرط اول کی کم از کم شرح ایک روپیہ ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ حسب استطاعت سو دو سو بلکہ ہزار دو ہزار بھی ہو سکتی ہے۔ اور اعلان وصیت کی شرح ۵-۵۰ N.P. ہے۔ گویا ہر وصیت کے ساتھ کم از کم ۶-۵۰ N.P. بھجوانا ضروری ہے۔ وصیت کرنے والے دوست اگر اچھی مالی حیثیت کے ہوں۔ تو انہیں شرط اول کی رقم زیادہ دینے کی تحریک فرمائی جایا کرے۔ یہ رقم بہشتی مقبرہ کے اندر سڑکوں وغیرہ کی درستی پر خرچ ہوتی ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔

(ضروری اعلان)

اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص مسمی ٹی عثمان نامی ساکن علاقہ تیلچری (کیرالسٹیٹ) اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے نا واجب طریق پر احمدی احباب سے امداد اور قرض لیتا ہے احباب اس سے محتاط رہیں۔ اس شخص کا جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

وصـــــــایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۴۷ منکہ سید عبد القادر سیف الدین ولد مولوی سید عبدالسلام صاحب مرحوم کٹکی قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن نرہلی پدو ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک۔ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے نام صرف دو گنٹھ زمین جو جاجپور روڈ کے پاس ہے اسکو چار سوای روپیہ میں خریدا ہے۔ گزشتہ سال میں اس کی قیمت غالباً ۔/۵۰۰ روپے ہوگی اور میں اسکا ۱/۱۰ حصہ وصیت کرتا ہوں۔ دوسری جائیداد ابھی تک نہیں ہے۔ ملنے پر اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا حصہ ہوگا۔ میری ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ ماہ جنوری ۱۹۶۲ء کی تنخواہ سے باقاعدگی کے ساتھ بھیجتا رہوں گا۔ ماہوار تنخواہ ۔/۱۷۰ روپے الاؤنس مہنگائی ۔/۲۰ روپے کل رقم آمد ۔/۱۹۰ روپے (نئے سکیل کے مطابق)

میری وفات کے وقت میری جس قدر جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہوگی۔

والد مرحوم کی جائیداد تخمیناً ۔/۱۵۵۰ روپے کی ہوگی۔ اور والدہ محترمہ کا ۲ / آنہ اور بھائی کا ۶ / نکل جائے گا۔ تفصیل معلوم نہیں۔ معلوم ہونا مشکل ہے۔ میں نے اندازاً لکھا ہے۔ میرا حصہ ۔/۲۷۸ روپے کا ہوگا۔

خاکسار سید عبد القادر سیف الدین۔ گواہ شد سید منظور احمد موصی نمبر ۲۷۹۵ سب رجسٹرار میونسپلٹی ضلع پوری۔ اڑیسہ۔ گواہ شد سید محمد سرور ڈی۔ سی اکونٹنٹ جنرل آفس میونسپلٹی ضلع پوری اڑیسہ

نمبر ۱۳۲۲ میں بلقیس بیگم زوجہ شیخ محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۴۰۰ روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس وقت کوئی آمد ہے۔ میں اپنی اس جائیداد مہر کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اس کے علاوہ جو بھی میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی تو اس کا دسواں حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتی رہوں گی۔ الغرض میری یہ وصیت میری ہر قسم کی جائیداد اور آمد کے دسویں حصہ پر حاوی ہوگی۔

الامتہ نشان انگوٹھا بلقیس بیگم۔ گواہ شد نشان انگوٹھا شیخ محمد ابراہیم خاوند موصیہ موصی نمبر ۱۰۶۰ ۸/ ۲/۶۲۔ گواہ شد عبد الغفور کارکن دفتر وصیت قادیان موصی نمبر ۱۰۲۵۰ ۸/ ۲/۶۲

نمبر ۱۳۳۳ منکہ: محمودہ بیگم زوجہ بشیر الدین احمد صاحب قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر۔ ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۱۵۲۵ روپے (۲) ایرنگ ایک جوڑی وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی ۔/۹۰ روپے (۳) بنگلس ایک عدد وزنی ۱/۲ ۱ تولہ ۔/۱۲۰ روپے (۴) ہیرا ایک عدد وزنی ایک تولہ ۔/۱۰۰ روپے (۵) انگوٹھی ایک عدد ۔/۵۵ روپے کل میزان مبلغ ۔/۱۹۰۰ روپیہ۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں وصیت داخل یا ادا کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور یہ

کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم یکم اپریل ۱۹۶۲ء۔ الامتہ محمودہ بیگم گواہ شد بشیر الدین احمد خاوند موصیہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر گواہ شد حفیظ احمد مبلغ سلسلہ جماعت احمدیہ یادگیر ۶۲/ ۴/ ۱

نمبر ۱۳۴۵ میں ولی محمد ولد کے ۔ ی عبداللہ صاحب قوم موپلہ ۔ پیشہ استاد عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۸ / مئی ۱۹۵۶ء ساکن ٹیلیچری ڈاکخانہ خاص ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ / مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۔/۱۵۳ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ ۳ / مئی ۱۹۶۲ء العبد ولی محمد ۶۲/۵/۳ گواہ شد پی عثمان۔ گواہ شد ایم کنہا موحمد نفرسیشن روڈ ٹیلیچری۔

نمبر ۱۳۲۰ میں محمد اسمٰعیل ولد فقیر محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ / نومبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں کیونکہ میں درویش ہوں اور اس وقت قادیان میں درویشانہ زندگی گزار رہا ہوں۔ مجھے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بطور امداد مبلغ پانچ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد بھی میری جو آمد ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں مگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ المرقوم ۱۴ / نومبر ۱۹۶۱ء العبد نشان انگوٹھا محمد اسمٰعیل درویش محلہ دار المسیح قادیان۔ گواہ شد خواجہ عبد الکریم خالد نائب نگران درویشان حلقہ مسجد مبارک ۶۱/۱۱/۱۴۔ گواہ شد قاضی عبد الستار درویش قادیان۔

نمبر ۱۳۲۸ میں حمیدہ خاتون زوجہ سید یعقوب الرحمٰن صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن رائے سونگھڑہ۔ ڈاکخانہ سونگھڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

زیور طلائی (ہار۔ ایر رنگ وغیرہ) چار تولہ قیمت تقریباً ۔/۵۰۰ روپے۔ زیور چاندی کل بیالیس تولہ قیمت تقریباً ۔/۴۳ روپے جائیداد غیر منقولہ یہ ہے۔ موضع دھوان ساہی میں مہر کے روپیہ سے خود کا خریدا تقریباً سوا ایکڑ زمین ہے۔ جس کی قیمت ایک ہزار روپے ہے۔ موضع دھوان ساہی میں خود کا خریدہ ۰۔۹۴ ڈسمل جس کی قیمت ۔/۱۱۲۸ روپے موضع دھوان ساہی اور رائے سونگھڑہ میں والدین کی طرف سے ورثہ میں کا زمین تخمیناً ۲۔۲۰ ایکڑ ایک کمرہ مکان جس کی قیمت ۔/۱۶۰۰ روپے ہے۔ اس وقت میرا چار حصہ ایشو از لیمٹی کمپنی لمیٹڈ میں ہے۔ جس کی قیمت ۔/۴۰۰ روپے ہے میں تین ہزار سات سو اکیاسی (۔/۳۷۸۱ روپے) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد نکلے وہ نئی ہو خواہ اپنی زندگی میں رقم پیدا کروں تو اس پر بھی صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کی حق دار ہوگی۔

الامتہ حمیدہ خاتون۔ گواہ شد سید محمود سرور جونیئر آڈیٹر اے جی آفس بھوبنیشور اڑیسہ۔ گواہ شد سید یعقوب الرحمٰن خاوند موصیہ عفی عنہ

نمبر ۱۳۴۹ میں محمد بشیر ولد خوالدار محمد ابراہیم قوم بٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پٹھانہ تیر ڈاکخانہ سسولہ ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد تنخواہ مبلغ ۔/۷۰ روپیہ ہے میں ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ سات روپے ماہوار داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۱۲ / اگست ۱۹۶۱ء۔ العبد محمد بشیر ولد حوالدار محمد ابراہیم سکنہ پٹھانہ تیر تحصیل پنڈر ضلع پونچھ۔ گواہ شد (خواجہ) محمد صدیق نانی ولد خواجہ غلام محمد صاحب ڈار مرحوم حال ناظر ڈی سی آفس پونچھ۔ گواہ شد ابو محمد یوسف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جموں و منڈی پونچھ۔

نمبر ۱۳۳۱۰ میں محمد عبدالمنان ولد محمد عبدالرسول صاحب مرحوم قوم مسلمان پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن چنتہ کنٹہ خورد ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر دکن آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر جولائی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ مجھ کو بذریعہ تجارت اس وقت ماہانہ مبلغ ۴۰/- روپے آمدنی ہو رہی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اگر اس کے بعد میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا آمدن میں اضافہ ہو تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی رہے گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں ایسی رقم ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ترکہ ثابت ہو اس جائداد میں بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی فقط المرقوم ۲۲ر جولائی ۱۹۶۱ء۔ العبد محمد عبدالمنان احمدی چنتہ کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر گواہ شد حسن محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ۔ گواہ شد محمد عبدالغنی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ خورد ۲۲ر جولائی ۱۹۶۱ء۔

نمبر ۱۳۳۱۴ میں گلزار احمد احمدی ولد معری خان قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن نائیں منکوٹ ڈاکخانہ منکوٹ ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ دفتر وقف جدید سے ماہوار مبلغ ۳۰/- روپے ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد گلزار احمد احمدی معلم وقف جدید ولد معری خان ساکن نائیں منکوٹ ڈاکخانہ منکوٹ ضلع پونچھ صوبہ جموں۔ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد بقلم خود موصی ۹۲۹۲ محرر وقف جدید صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۸/۱۲/۶۱۔ گواہ شد محمد حسین خادم معلم وقف جدید نائیں منکوٹ ۱۸ ۱۲/۶۱

نمبر ۱۳۳۱۶ میں محمد حسین خادم ولد عالم دین قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چھجلہ دنائیں منکوٹ ڈاکخانہ دھرم سال مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ دفتر وقف جدید سے ماہوار مبلغ چالیس روپے ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کسی وقت کوئی جائداد کی آمد ہو گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ فقط والسلام العبد محمد حسین خادم معلم ولد عالم دین ساکنہ چھجلہ ونائیں منکوٹ ڈاکخانہ دھرم سال مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں۔ گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد بقلم خود موصی ۹۲۹۲ محرر وقف جدید ۱۸ ۱۲/۶۱۔ گواہ شد عبدالغفور موصی ۱۰۶۵۰ قادیان ضلع گورداسپور

نمبر ۱۳۳۱۸ میں نذیر محمد ولد مولوی غلام احمد صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر چوبیس سال پیدائشی احمدی ساکن سنگیوٹ ڈاکخانہ گلپور ضلع پونچھ صوبہ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ر جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد موجودہ صورت حال میں کوئی نہیں کیونکہ میرے والد محترم زندہ ہونے کی صورت میں تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے وہ مالک ہیں۔ میں اس وقت گورنمنٹ کا ملازم ہوں مجھے بیکصد روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے یعنی اصل تنخواہ ۷۵ روپے مہنگائی الاؤنس ۱۵ روپے راشن منی ۱۰ روپے کل سو روپے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور نیز اگر میری آمد بڑھ گئی تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اور نیز اگر میری آمد بڑھ گئی تو اس پر بھی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں گا

علاوہ ازیں اگر میں اپنی حین حیات میں جائداد غیر منقولہ پیدا کروں گا اس کے دسویں حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کروں گا۔

لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے۔

العبد نذیر محمد ولد غلام احمد ساکنہ سنگیوٹ حال جموں پولیس لائن

گواہ شد عبدالمجید بٹ ولد محمد بٹ ساکن پونچھ حال مقیم جموں۔ گواہ شد محمد یوسف پراچہ نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ جموں۔ - نوٹ:- میری وفات کے بعد جس قدر جائداد

منقولہ اور غیر منقولہ ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

نمبر ۱۳۳۲۰ میں امۃ الرشید بنت بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار قوم راجپوت پیشہ ملازمہ صدر انجمن احمدیہ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶۲ ۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ہر قسم کی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو میری ہر قسم کی جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ جائداد کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراؤں تو وہ بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ امۃ الرشید بنت ٹھیکیدار بشیر احمد قادیان ۲/۶۲ ۷۔ گواہ شد چوہدری محمد احمد خان کارکن دفتر بہشتی مقبرہ موصی ۱۲۲۰۶ ۴/۶۲ ۷۔ گواہ شد محمد شفیع عابد موصی

نمبر ۱۳۳۲۱ میں خدیجہ بیگم زوجہ مستری محمد یوسف صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ر اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند چھ سو روپے۔ کانٹے اور ٹیکہ طلائی وزنی سوا تولہ اور پاؤں کے توڑے ایک پاؤ چاندی۔ میں اس کل جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ مزید پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ جائداد کے حساب میں کوئی رقم جمع کراؤں تو وہ بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔ اگر میری کوئی ماہوار آمد ہوئی تو اس کا دسواں حصہ بھی ادا کروں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

راقم الحروف قریشی عطاء الرحمٰن سیکرٹری وصایا لوکل انجمن احمدیہ قادیان

الامۃ خدیجہ بیگم۔ گواہ شد محمد یوسف خاوند موصیہ آف کھوڑہ حال مقیم قادیان

گواہ محمد سعید انور محلہ ناصر آباد قادیان۔

نمبر ۱۳۳۲۲ میں فضل بی بی زوجہ محمد عبداللہ صاحب قوم ... پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر ذمہ خاوند ۳۲/- روپے۔ بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۴۰/- روپے مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی اس جائداد کے دسویں حصہ ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ... یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی

اس وقت میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی تو اسکے بھی دسویں حصہ کی ادائیگی ماہ بماہ کرتی رہوں گی۔ اور میری ہر قسم کی آمد اور جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

الامۃ نشان انگوٹھا فضل بی بی موصیہ ۴/۲/۶۲ ۔ گواہ شد نشان انگوٹھا محمد عبداللہ خاوند موصیہ ۴ ۲/۶۲ ۔ گواہ شد خلیل الرحمٰن ... دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی ۱۰۲۵۰ ۴ ۲/۶۲

نمبر ۱۳۳۲۳ میں شہزادی جہاں بیگم زوجہ برکت علی صاحب انعام قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپے صرف انگوٹھی طلائی ایک عدد قیمتی مبلغ ۴۰/- روپے مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں میں اپنی اس جائداد کے دسویں حصہ ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت موت ثابت ہو تو اس کے بھی

۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
اس وقت میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد ہوئی تو اس کے بھی دسویں حصہ کی ادائیگی ماہ بماہ کرتی رہوں گی۔ اور میری ہر قسم کی آمد اور جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ شبنانہ بیگم ۶-۲-۶۲ گواہ شد رکت علی بقلم خود خاوند موصیہ ۶-۲-۶۲ گواہ شد بشیر احمد جہار کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان ۶-۲-۶۲۔

نمبر ۱۳۳۲۴ - میں امۃ القیوم زوجہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ٹیلر قوم قریشی پیشہ امور خانہ داری عمر اٹھائیس سال تقریباً۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ زیور طلائی سوا دو تولہ قیمتی تقریباً ۔/۴۰۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند ۔/۱۰۰۰ روپے کل ایک ہزار تین سو روپے صرف اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس مذکورہ بالا ایک ہزار تین سو روپے کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
الامۃ۔ امۃ القیوم اہلیہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب۔ گواہ شد ماسٹر محمد ابراہیم ولد فضل کریم صاحب خاوند موصیہ ساکن قادیان ۹/۲/۶۲ گواہ شد بدر الدین عامل ولد چوہدری عبد الغنی صاحب راقم وصیت ہذا درویش قادیان۔

نمبر ۱۳۳۲۵ - میں رقیہ بیگم زوجہ خواجہ عبد الستار صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۳-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ البتہ جائداد منقولہ بصورت حق مہر بذمہ شوہر موجود ہے۔ جو مبلغ پانچ سو روپے ہے اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا کوئی اور آمد ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میں اپنی زندگی میں اگر حصہ جائداد کے طور پر کوئی رقم ادا کروں تو وہ بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ کاتب الحروف قریشی عطاء الرحمن ۲۹/۳/۶۲ الامۃ رقیہ بیگم صاحبہ۔ گواہ شد خواجہ عبد الستار خاوند موصیہ محلہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد محمد عبد اللہ ولد خواجہ عبد الستار محلہ احمدیہ قادیان۔

نمبر ۱۳۳۲۶ - میاں رشیدہ بیگم زوجہ محمد الدین صاحب بدر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری اس وقت کسی قسم کی آمد نہیں ہے۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔
مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ روپے کانٹے دو انگوٹھی طلائی مردہ وزنی ایک تولہ جس کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ ۔/۱۴۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس ساری جائداد مالیتی ۔/۶۴۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم یا جائداد بہ وصیت لکھ کر رسید حاصل کروں تو اس قدر رقم منہا کر کے باقی رقم ادا کر کے وصیت کی ادائیگی کی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ المرقوم قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۳ قادیان ۱۱-۲-۶۲۔ الامۃ رشیدہ بیگم
گواہ شد محمد دین بدر خاوند موصیہ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور ۱۱-۲-۶۲
گواہ شد عبد الغفور کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان موصی نمبر ۹۶۵ ۱۱/۲/۶۲

نمبر ۱۳۳۲۳ - میں معراج منصورہ بیگم زوجہ ملک محمد بشیر درویش قوم سندھ اشی پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۵۵ء ساکن حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور انڈیا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
موجودہ وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد مندرجہ ذیل تفصیل سے ہے۔
حق مہر بذمہ خاوند ۔/۵۰۰ روپے۔ ہار گلے کا طلائی وزنی ایک تولہ ۸ ماشہ قیمتی ۔/۲۰۰ روپے کانٹے طلائی ۱۰ ماشے قیمتی ۔/۱۰۰ روپے انگوٹھی طلائی ۲ ماشہ ۔/۲۰ روپے میزان ۔/۸۲۰ روپے ہے۔ اپنی مندرجہ بالا جائداد کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کسی وقت میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری ہر قسم کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد کے دسویں حصہ کی مالک ہوگی۔ اس کے علاوہ مبلغ ۔/۵ روپے ماہوار مجھے اپنے خاوند کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی اس آمد کے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔
نوٹ:- اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔
الامۃ معراج منصورہ بیگم ۸/۲/۶۲۔ گواہ شد ملک محمد بشیر کارکن صدر انجمن احمدیہ قادیان خاوند موصیہ ۸/۲/۶۲

نمبر ۱۳۳۲۶ - میں سیدہ امۃ اللہ نعیمہ بیگم صاحبہ زوجہ عبد الحمید صاحب درویش مونس قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب انڈیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد یہ ہے
نمبر۱ صرف ایک کانٹا بوندی قیمت ۔/۴۲ روپے صرف
نمبر۲ حق مہر مبلغ سات سو روپے کل مبلغ سات سو بیالیس روپے صرف
میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں ہے۔ اور نہ کوئی غیر منقولہ جائداد ہے۔
البتہ مندرجہ بالا جائداد منقولہ ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہوگی تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے خزانہ میں داخل کراتی رہوں گی۔ میری وفات پر جو جائداد منقولہ و غیر منقولہ میری ملکیت ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنے حصہ جائداد کے طور پر اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جمع کراؤں گی تو بعد وفات بوقت حساب یہ رقم مجرا کی جائے گی۔
الامۃ سیدہ امۃ اللہ نعیمہ بیگم زوجہ مولوی عبد الحمید صاحب مونس درویش قادیان ۵/۲/۶۲۔ گواہ شد عبد الحمید مونس درویش خاوند موصیہ ۵/۲/۶۲۔ گواہ شد قریشی عطاء الرحمن سیکرٹری وصایا وکیل انجمن احمدیہ قادیان دار الامان۔

نمبر ۱۳۳۲۸ - میں مریم بیگم زوجہ شیخ احمد دین صاحب قوم شیخ پیشہ زمینداری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ڈھکیا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اپریل ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
نمبر۱ کرتا سونا ایک عدد ۷ ۳ تولہ قیمت ۔/۷۷۵ روپے نمبر۲ ہنسیل ۸ تولہ قیمت ۔/۱۴ روپے۔ نمبر۳ سر کا پھول ۲ تولہ قیمت ۔/۱۲۴ روپے نمبر۴ پازیب ایک جوڑا ۵ تولہ قیمت ۔/۲۰ روپے نمبر۵ چھلا ۲ عدد قیمت ۔/۴ روپے میزان ۔/۱۵۹۱ روپے زیورات سونے کے ماہ ناک کا ڈک ایک چینا قیمت ۔/۸ روپیہ نمبر۶ جھیر ناک کا ۴ چینا قیمت ۔/۲۲ روپے نمبر۷ جاق ۲ چینا قیمت ۔/۴۲ روپے نمبر۸ کلی نتھ ۴ چینا قیمت ۔/۲۲ روپے نمبر۹ پھول کان کے ۲ چینا قیمت ۔/۴۲ روپے نمبر۱۰ پھول ناک کے ۳ چینا قیمت ۔/۱۲ روپے نمبر۱۱ جڑ کڑی ۱۰ چینا قیمت ۔/۷۰ روپے میزان ۔/۲۲۱ روپے اسکے علاوہ کھانے کی پلیٹ قیمت اندازاً ۔/۱۵ روپے حق مہر بذمہ شوہر کے ذمہ ہے ۔/۵۵ روپے راقم الحروف خاکسار سید صمصام الدین احمد ... الامۃ مریم بیگم موصیہ اہلیہ شیخ احمد دین احمدی کرڈاپلی ڈاکخانہ ڈھکیا ضلع کٹک۔ گواہ شد سید صمصام الدین احمد ... حال ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ ڈھکیا ... بحروف ... شیخ احمد دین شوہر موصیہ سکنہ کرڈاپلی ...

خبریں

چنڈی گڑھ ۱۸ اگست۔ کل آدھی رات سے آج صبح تک اکالی لیڈر سنت دونوں دھڑوں کے ایک سو سے زیادہ لیڈروں اور سرکردہ ورکروں کو جن میں ماسٹر تارا سنگھ اور سنت فتح سنگھ بھی شامل ہیں اندیشہ نقص امن میں گرفتار کر لیا گیا ہے اکالیوں کے دونوں دھڑے دربار صاحب میں اپنی علیحدہ علیحدہ میٹنگیں کرنے پر مصر تھے اور حکام کو خطرہ تھا کہ ان میٹنگوں کے منعقد کرنے سے دونوں گروپوں میں تصادم ہو جائے گا۔ ماسٹر تارا سنگھ کو کل رات امرتسر میں اور سنت فتح سنگھ کو آج صبح جنڈیالہ کے قریب گرفتار کیا گیا۔ جبکہ وہ امرتسر کی طرف آ رہے تھے۔ جن دوسرے اکالی لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان میں سردار لچھمن سنگھ گل جنرل سیکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور جتھیدار جیون سنگھ امرانگل بھی شامل ہیں۔ جنہیں حال ہی میں اکالی دل سے خارج کیا گیا تھا۔ ماسٹر تارا سنگھ کو گرفتاری کے بعد دھرمسالہ لے جایا گیا۔ جہاں ان کو سب جیل میں رکھا گیا ہے۔ پنڈت موہن لال ہوم منسٹر نے اعلان کیا کہ ماسٹر تارا سنگھ کو ضرورت سے زیادہ عرصہ کے لئے جیل میں نہیں رکھا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ دربار صاحب کے اندر اور باہر صورت حالات کنٹرول میں ہے۔ دربار صاحب کے نواحی علاقہ میں مسلح اور گھوڑ سوار پولیس گشت کر رہی ہے۔

جالندھر ۱۰ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب سرکار سکولوں میں طلباء کے استعمال میں آنے والی امدادی کتب اور خلاصوں کو زیادہ تعلیمی زندگی سے خارج کرنے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ ان کی چھپائی اور تقسیم کو ممنوع قرار دینے کے لئے ایک خاص بل تیار کیا جائے۔ بتایا جاتا ہے کہ محکمہ تعلیم امدادی کتب کو تعلیم کے آدرش کے منافی تصور کرتا ہے اس پالیسی کے تحت سکولوں میں پہلے ہی ایسی کتابیں ممنوع قرار دی جا چکی ہیں۔ لیکن ان پر پوری نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے یہ کتابیں کسی نہ کسی طرح سکولوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضروری تصور کیا جا رہا ہے کہ اس پر سختی سے عمل کرنے کے لئے کوئی خاص قانونی قدم اٹھایا جائے۔

ماسکو ۱۸ اگست۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے اعلان کیا ہے کہ روس نے آج ایک اور خلائی جہاز چھوڑا ہے جس میں سائنٹیفک آلات لگے ہوئے ہیں۔ یہ نہیں بتایا گیا کہ اس میں انسان بھی بیٹھا ہوا ہے یا نہیں۔ یہ خلائی جہاز ۱۰ منٹ میں زمین کا چکر پورا کر سکتا ہے۔ خلائی جہاز سے رابطہ رکھنے والے روسی سٹیشنوں نے بتایا ہے کہ جہاز کے سائنسی آلات معمول کے مطابق کام کر رہے ہیں یہ خلائی جہاز اس وقت چھوڑا گیا۔ جب روس کے دو خلائی مسافر میجر نیکولائف ۔۔۔ ۲۲ و ۲۳۔ اور لفٹیننٹ کرنل پوپوویچ ماسکو پہنچے وہاں ان کا ہیرو کی طرح استقبال کیا گیا

کراچی ۱۸ اگست۔ پاکستان کے اخبارات نے بھارت کے مروجہ بہاء اللہ فرقہ کے بانی بہاء اللہ کا دورہ مشرقی پاکستان ممنوع کرانے کے لئے علماء کے بیانات شائع کئے ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ چونکہ بہاء اللہ نے قرآن شریف مرتب کرتے وقت اس کی ترتیب بدل دی ہے۔ اس لئے انہیں پاکستان آنے کی اجازت ممنوع ہونی چاہئے۔ اس مہم میں کراچی کا انگریزی روزنامہ "ڈان" پیش پیش ہے۔ ڈان نے مذہبی راہنماؤں کے بیانات پر یہ سرخیاں جمائیں۔ "آیا دینا کا جرم بڑا گھناؤنا ہے۔ اس لئے ان کے داخلہ کا پرمٹ ممنوع ہونا چاہئے۔" ڈان نے جن مذہبی راہنماؤں کے مذہبی بیانات شائع کئے ہیں ان میں حکومت کی طرف سے قائم کردہ مشاورتی اسلامی کونسل کے ممبر مولانا عبدالحامد بدایونی بھی شامل ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ بہاء اللہ کے دورہ کا اندیشہ ہو گا کہ مسلمان مشتعل ہو جائیں گے اور انہیں یہ دین یا جائے کہ جو شخص قرآن شریف کی ترتیب میں رد و بدل کرتا ہے انہیں ۔۔۔ تو پاکستان آنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے کہا کہ وہ مرکزی سرکار سے سفارش کریں گے کہ اس قسم کی کتابوں کا جن سے مسلمانوں کے جذبات بھڑکنے کا اندیشہ ہو داخلہ روکنے کے لئے کسٹمز چوکیوں پر تال کا سسٹم شروع کیا جانا چاہئے۔ (پرتاپ جالندھر ۲۰/۸ ۱۲)

پروگرام دورہ تبلیغی جماعتہائے احمدیہ وادی کشمیر

وادی کشمیر کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی مندرجہ ذیل تفصیل سے ترتیب دیا گیا ہے۔ ان جماعتوں کے جملہ عہدیداران اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہر ممکن تعاون فرماتے ہوئے دورہ کو زیادہ سے زیادہ مفید اور کامیاب بنائیں اور مبلغین کا وفد آنے سے قبل اپنی جماعتوں میں جلسوں اور دیگر انتظامات مکمل فرمائیں۔ مرکز کی طرف سے مکرم مولوی بشیر اللہ صاحب مبلغ بمبئی کو بھجوایا جا رہا ہے۔ تبلیغی دورہ میں مکرم پراونشل امیر صاحب کے علاوہ مقامی مبلغین بھی اپنے اپنے علاقہ میں وفد کے ساتھ ہوں گے۔ وفد کے قیام و طعام اور جلسوں کے انعقاد کا انتظام مقامی جماعتوں کے ذمہ ہو گا۔ کٹھوعہ، راجوری اور علاقہ پونچھ کے دورہ کا پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تاریخ روانگی	روانگی از جماعت	تاریخ رسیدگی	رسیدگی در جماعت	کیفیت
۷ ستمبر سنہ ۱۹۶۲ء	قادیان	۸ ستمبر	سرینگر	قیام ایک یوم
۱۰ / /	سرینگر۔ بوقت صبح	۱۰ /	شورت بوقت دوپہر	
۱۱ / /	شورت۔ بوقت دوپہر	۱۱ /	کنہ پورہ /	
۱۲ / /	کنہ پورہ بعد نماز ظہر	۱۲ /	یاڑی پورہ بوقت شام	
۱۳ / /	یاڑی پورہ بوقت صبح	۱۳ /	چک ایمرچ بوقت شام	
۱۴ / /	چک ایمرچ بوقت صبح	۱۴ /	یاڑی پورہ بوقت ۱ بجے	جمعہ یاڑی پورہ میں ادا ہو گا۔ قیام ایک دن
۱۶ / /	یاڑی پورہ /	۱۶ /	مانووجن بوقت صبح	
۱۷ / /	مانووجن ۲ بجے	۱۷ /	آسنور بوقت دوپہر	قیام دو یوم
۲۰ / /	آسنور /	۲۰ /	رشی نگر /	جمعہ رشی نگر میں ادا ہو گا۔ قیام دو یوم
۲۳ / /	رشی نگر بوقت صبح	۲۳ /	شوپیاں /	
۲۴ / /	شوپیاں /	۲۴ /	مانلو /	
۲۵ / /	مانلو /	۲۵ /	سندباری بوقت ۲ بجے	
۲۶ / /	سندباری /	۲۶ /	ہاری پاری گام بوقت دوپہر	
۲۷ / /	ہاری پاری گام بوقت ۲ بجے	۲۷ /	سرینگر۔ بوقت عصر	جمعہ سرینگر میں ادا ہو گا۔ قیام دو یوم
۳۰ / /	سرینگر۔ بوقت صبح	۳۰ /	بانڈی پورہ /	قیام ایک یوم
۲ اکتوبر	بانڈی پورہ /	۲ اکتوبر	سرینگر۔ بوقت دوپہر	